# اولیاء الرحمٰن کی پہچان

Shahri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (پ۱۱ ع۱۲)

آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو قیامت کے دن خوف طاری ہوگا نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے۔

# اولیاء الرحمٰن کی پہچان

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ناظم اعلیٰ

مدرسہ تدریس القرآن والحدیث و جامع محمدی اہلحدیث سنت نگر لاہور

ناشر

ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ

۲۱ جمال پارک آؤٹ فال روڈ سنت نگر لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# سلسلہ تبلیغ نمبر ۴۴

نام کتاب ــــ اَولیاءُ الرّحمٰن کی پہچان

مُصنّف ــــ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید سرپرست ادارہ

طابع ــــ شیخ اصغر وحید ناظم ادارہ

ناشر ــــ ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ سنت نگر لاہور

اشاعت بار اوّل ـ دسمبر ۱۹۹۳ء

تعداد ــــ دو ہزار

قیمت ــــ فی سبیل اللہ

ایسے تبلیغی اور اصلاحی رسائل کی اشاعت کے لیے صاحبِ استطاعت اپنی توفیق کے مطابق مالی تعاون کر سکتے ہیں جو بصد شکریہ اور دُعا کے ساتھ قبول کر لیا جائے گا۔

خود پڑھئے اور دوسروں کو پڑھنے کے لیے دیجیے۔

جزاءکُمُ اللہ احسن الجزاء

شیخ اصغر وحید ناظمِ ادارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پیش لفظ

جس شخص کے دل میں خوفِ خدا اور فکرِ آخرت ہو کتاب و سنّت پر خلوص دل سے عامل ہو کر خالص توحید کو ماننے والا اور شرک و بدعت سے بیزار ہو وہ ولی اللہ ہوتا ہے خواہ اس سے کرامات اور خلاف عادت واقعات کا ظہور ہو یا نہ ہو کیونکہ کرامات کا صدور ایک اضافی امر ہے۔ آئمہ دین، محدثین اور علمائے ربانی سب اولیاء اللہ ہیں۔ اولیاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اولیاء الرحمٰن اور دوسرے اولیاء الشیطان۔ اولیاء الرحمٰن اللہ تعالیٰ کے دوست اور اولیاء الشیطان، شیطان کے ساتھی اور دوست ہوتے ہیں دونوں میں فرق بتانے کے لیے یہ مختصر سا رسالہ لکھا گیا ہے جسے پڑھ کر ہر ایک کی پہچان اور شناخت ہو سکتی ہے۔ ان کا ادب و احترام اور فرمانبرداری کی جائے اور اولیاء الشیطان سے بچا جا سکے۔ اس کے ضمن میں مسئلہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ اُمید ہے قارئین اسے پڑھیں گے تو مفید پائیں گے اور آسانی سے اولیاء الرحمٰن کو پہچان سکیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ادارہ تبلیغ القرآن والسنّۃ اسے معلوماتی اور مدلل سمجھتے ہوئے اس کی اشاعت کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ادارہ کے جملہ معاونین کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

حُبّ درویشاں کلید جنت است — دشمن ایشاں سزائے لعنت است
ہر کہ بر دین محمد شد فدا — مے رسد در مرتبہ اولیاؑ

واللہ الہادی

شیخ محمد ادریس ناظم تبلیغ

○

## انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام

لوگوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑتے ہیں اور اُن کی رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ اُن کی حاجت روائی اور مشکل کشائی نہیں کرتے۔

خدا فرما چکا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
کہ کام آئے تمہاری بے کسی میں

○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین


| صفحہ | عنوان | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۹ | ابتدائیہ | ۱ |
| ۱۰ | اولیاء اللہ کا معنی | ۲ |
| ۱۰ | ولی اور محبوب خدا کے اوصاف | ۳ |
| ۱۲ | اولیاء اللہ کا بیان قرآن سے | ۴ |
| ۱۷ | اولیاء اللہ کے اوصاف احادیث سے | ۵ |
| ۲۲ | افضل اولیاء اللہ کون ہیں | ۶ |
| ۲۴ | اولیاء اللہ کے طبقے | ۷ |
| ۲۸ | مقربین کے اوصاف | ۸ |
| ۲۹ | مقتصدین | ۹ |
| ۳۱ | ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ | ۱۰ |
| ۳۱ | مقتصد | ۱۱ |
| ۳۲ | سابق بالخیرات | ۱۲ |
| ۳۲ | مجنون ولی اللہ نہیں ہوسکتا | ۱۳ |
| ۳۳ | مجنون کے مکاشفات | ۱۴ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۵ | کفار، منافقین اور ولائت | ۳۳ |
| ۱۶ | غیر مکلف اور مرفوع القلم ولی اللہ نہیں | ۳۴ |
| ۱۷ | ولائت کے لیے عقل کی شرط | ۳۵ |
| ۱۸ | پیدائشی دیوانگی کا حکم طفلِ نابالغ کا ہے | ۳۶ |
| ۱۹ | مفہوم تقویٰ | ۳۶ |
| ۲۰ | عارف باللہ اور عقائد باطلہ | ۳۷ |
| ۲۱ | کرامت کی حقیقت اور تعریف | ۴۰ |
| ۲۲ | حافظ ابن تیمیہؒ اور معجزہ | ۴۱ |
| ۲۳ | معجزہ اور استدراج میں فرق | ۴۱ |
| ۲۴ | کرامت اور استدراج میں فرق | ۴۱ |
| ۲۵ | کرامت کی شرعی حیثیت | ۴۲ |
| ۲۶ | ارہاص | ۴۵ |
| ۲۷ | کرامت نبی کا معجزہ ہوتا ہے | ۴۵ |
| ۲۸ | اہلحدیث اور ولی اللہ | ۴۵ |
| ۲۹ | مولانا حافظ محمد لکھویؒ اور کرامت | ۴۶ |
| ۳۰ | مولانا عبدالستارؒ اور ولی اللہ | ۴۷ |
| ۳۱ | شیخ الاسلام امام المناظرین حضرت مولانا ثناء اللہؒ امرتسری اور رسالت وولائت | ۴۷ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۲ | اولیاء اللہ کی تحقیر فسق ہے | ۴۸ |
| ۳۳ | اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام شریعت کا نمونہ ہیں | ۴۸ |
| ۳۴ | تعظیم و تکریم کا معنی | ۴۹ |
| ۳۵ | اولیائے کرام کی بے ادبی | ۵۰ |
| ۳۶ | اولیاء اللہ سے مدد نہ مانگی جائے تو ان کی بزرگی کے کیا معنی ہوئے؟ | ۵۱ |
| ۳۷ | خلاصہ | ۵۲ |
| ۳۸ | شیخ الاسلام امرتسری رحؒ کی نایاب تقریر | ۵۲ |
| ۳۹ | صوفیاء یعنی اولیاء اللہ کی پہچان | ۵۷ |
| ۴۰ | حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی اور اولیاء اللہ | ۵۷ |
| ۴۱ | غالی حضرات اور اہلحدیث میں نزاع کی وجہ | ۶۰ |
| | (اضافہ مفیدہ) | |
| ۴۲ | بعد مرگ کرامات کا سلسلہ | ۶۲ |
| ۴۳ | مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ | ۶۲ |
| ۴۴ | انبیاء اولیاءؒ سے بعد وفات فیوضات روحانی | ۶۲ |
| ۴۵ | شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت | ۶۳ |
| ۴۶ | علم لَدُنّی کی تعریف | ۶۴ |
| ۴۷ | وحدۃ الوجود | ۶۴ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۸ | اسلام اور صوفیاء کرام | ۶۵ |
| ۴۹ | مسئلہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود | ۶۶ |
| ۵۰ | عابد اور عالم کا فرق | ۷۱ |
| ۵۱ | توحید الٰہی میں لغزش | ۷۲ |
| ۵۲ | صحیح راستہ | ۷۲ |
| ۵۳ | ابن عربیؒ۔ رومیؒ۔ جامیؒ | ۷۳ |
| ۵۴ | شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کی تعریف | ۷۴ |
| ۵۵ | موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام | ۷۵ |
| ۵۶ | فنا فی الشیخ | ۷۶ |
| ۵۷ | فنا فی الرسول | ۷۶ |
| ۵۸ | فنا فی اللہ | ۷۷ |
| ۵۹ | تصوف کی تعریف | ۷۷ |
| ۶۰ | معرفت کا معنی | ۷۸ |
| ۶۱ | واحد | ۷۸ |
| ۶۲ | شیخ کی تین اقسام | ۷۹ |
| ۶۳ | شیخ کے تین حقوق | ۷۹ |
| ۶۴ | حصول فیض کے تین اصول | ۷۹ |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کس قدر عجیب بات ہے کہ آدمی جس عقل اور فہم و بصیرت سے اس دُنیا میں کام لیتا ہے دین کے معاملہ میں عقل و تدبر سے کام نہیں لیتا کوئی چیز خرید کرنا ہو گھی، گوشت، دُودھ درکار ہو تو کتنی دکانیں پھر پھرا کر خالص اور ملاوٹ کی پہچان کر کے جہاں ارزاں اور اچھی چیز دستیاب ہو وہاں سے خرید کی جاتی ہے لیکن کس قدر جہالت، کور چشمی اور نادانی ہے کہ جہاں کوئی واقعہ عجوبۂ روزگار، خارق عادت دیکھ پاتا ہے یا کوئی پاگل اور دیوانہ نظر آگیا جھٹ اُسے "بزرگ" اور "ولی اللہ" سمجھنے لگتا ہے اور اسے مجذوب کا نام دیکر محبوبِ خدا خیال کرنے لگتا ہے اور یہ سوچنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں کرتا کہ جو آدمی از خود رفتہ ہوش و حواس باختہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کی پابندی نہیں کرتا بلکہ خلافِ خدا اور رسول افعال میں مصروف ہے وہ "ولی اللہ" یعنی اللہ کا دوست کیسے ہو سکتا ہے؟

"ولی اللہ" تو وہی ہو سکتا ہے جو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی پوری پوری پیروی کرے۔ کتاب و سنت کے خلاف چلنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وا کہ "ولی اللہ" نہیں ہو سکتا۔

خلاف پیمبر کسے ولی گزید　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہ صفا　　تواں رفت جز در پے مصطفےٰ

(سعدیؒ)

جو شخص عقل و دانش سے بے بہرہ ہو وہ تو انسانیت کے درجہ ہی سے گر جاتا ہے چہ جائیکہ اُسے "ولی اللہ" کے نام سے موسوم کیا جائے۔ مسلمانوں کی کس قدر بدنصیبی ہے اور کس قدر عقلی و فکری انحطاط ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو "ولی اللہ" سمجھتے ہوئے ان سے عقیدت رکھتے ہیں اور انہیں شریعت کی پابندی کا مکلف بھی نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جاہل اور گمراہ لوگوں کے طور طریقے سے بچائے۔ آمین۔

## اولیاء اللہ کا معنی

اولیاء۔ ولی کی جمع ہے جس کا معنیٰ دوست اور مقرب ہے پس اولیاء اللہ کا معنی اللہ کے دوست اور مقرب خدا ہوا۔ ولائت عداوت کی ضد ہے۔ ولائت اصل ہیں محبت اور قرب کو کہتے ہیں۔ عداوت غصے اور دوری کو کہتے ہیں کہا گیا ہے کہ ولی کو ولی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ طاعات سے موالات کرتا ہے یعنی پے در پے عبادت میں لگا رہتا ہے۔

## ولی اور محبوبِ خدا کے اوصاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت جن وانس کے ہر فرد کے لیے ہے اور تمام باتیں چاہے ان کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے خواہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امور پر عقائد کا اطلاق ہوتا ہو یا حقائق کا آپؐ ہی کو اُن سب کے بیان کرنے کا حق ہے۔ بالفاظ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عقیدہ معتبر نہیں ہو سکتا جب تک اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح نہ فرمائی ہو اور نہ ہی کوئی عمل مقبول ہو سکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان اور آپؐ کی سنت کے مطابق نہ ہو غرض شریعت۔ طریقت اور حقیقت کا کوئی مسئلہ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور رہنمائی کے حل نہیں ہو سکتا نہ ہی بغیر اس کے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضامندی حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی جنت میں داخل ہو کر اس کے اعزاز و کرامت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ تاوقتیکہ ظاہر اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی نہ کرے اور آپ کے نقشِ قدم پر نہ چلے۔ غرض ہر ایک شخص کے لیے عقائد، اقوال۔ حقائق و احوال اور اخلاق و اعمال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع لازم ہے۔ ولی اللہ اور خدا کا محبوب وہ ہی ہو سکتا ہے جو ظاہر اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

| | |
|---|---|
| قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ (پ۳ ع ۱۲) | (ترجمہ) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو (تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنالیگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا۔ |

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے دعویٰ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان کے امتحان کے لیے نازل فرمائی اور یہ بیان کر دیا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا مدعی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے تو وہ اولیاء اللہ سے نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے اگرچہ بہت سے لوگ دل میں اپنے متعلق یا کسی اور کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ اولیاء اللہ میں سے ہے لیکن حقیقت میں وہ اولیاء اللہ نہیں ہوتے۔

## اولیاء اللہ کا بیان قرآن سے

اللہ تعالیٰ کے دوست وہ ہیں جو مومن ہوں اور متقی ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ (پ ۱۱، ع ۱۱)

(ترجمہ) یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر قیامت کے دن نہ تو خوف طاری ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے ہیں۔

تقویٰ ہی خدا کے قرب کا معیار ہے اور تقویٰ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے جس سے وہ اس کی رحمت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خائف ہو اور منہیات اور محرمات سے بچتا رہے اور اُس کے دل کو ایمان اور ایقان کے نُور نے روشن کر دیا ہو اللہ تعالیٰ کا قرب صرف اُسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو حاصل ہو سکتا ہے جو اس کے فرائض کو ادا کرتا رہے اور نوافل کے بجالانے میں بھی سرگرم رہے ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ ۔ میرا قرب حاصل کرنے کے لیے فرائض ادا کرنے کے برابر کوئی چیز نہیں اور میرا بندہ نوافل کی بجا آوری سے میرا قرب تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں ۔ الخ (صحیح بخاری)۔ حسن بصری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے دعویٰ کیا کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ اُن کے امتحان کے لیے نازل فرمائی اور اس میں یہ بیان کر دیا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا مدعی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے تو وہ اولیاء اللہ سے نہیں ہے اگرچہ بہت سے لوگ دل میں اپنے متعلق یا کسی اور کے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اولیاء اللہ میں سے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اولیاء اللہ نہیں ہوتے ۔

ابن کثیرؒ نے روایاتِ حدیثیہ کی بنا پر اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اولیاء اللہ (خدا کے دوستوں کو) آخرت میں اہوالِ محشر کا کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ دُنیا کے چھوٹ جانے پر مغموم ہوں گے بعض مفسرین نے آیت کو کچھ عام رکھا ہے یعنی اُن پر اندیشہ ناک حوادث کا وقوع نہ دنیا میں ہو گا نہ آخرت میں اور نہ کسی مطلوب کے فوت ہونے پر وہ مغموم ہوتے ہیں گویا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خوف سے خوفِ حق یا غم سے غمِ آخرت کی نفی مُراد نہیں بلکہ دُنیا میں جزوی خوف و غم کی نفی مُراد ہے جس کا احتمال مخالفت اعداء وغیرہ سے ہو سکتا ہے وہ مومنین کاملین کو نہیں ہوتا ہر وقت اُن کا اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور تمام واقعات تکوینیہ کے خالی از حکمت نہ ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اس اعتماد و اعتقاد کے استحضار سے انہیں خوف و غم نہیں ستاتا میرے نزدیک۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ کا مطلب یہ لیا جائے کہ اولیاء اللہ پر کوئی خوفناک چیز (ہلاکت یا معتدبہ نقصان) دُنیا و آخرت میں واقع ہونے والی نہیں اگر فرض کیجئے دنیا میں صورۃً کوئی نقصان پیش بھی آئے تو چونکہ نتیجۃً وہ اُن کے حق میں نفع عظیم کا ذریعہ بنتا ہے اس لیے اُس کو معتدبہ نقصان نہیں کہا جا سکتا رہا کسی سبب دنیوی یا اُخروی کی وجہ سے اُن کو کسی وقت خوف لاحق ہونا وہ آیت کی اس تقریر کے منافی نہ ہوگا۔ کیونکہ آیت نے صرف یہ خبر دی ہے کہ اُن پر کوئی خوفناک چیز نہ پڑے گی یہ نہیں کہا کہ انہیں کسی وقت لاحق نہ ہوگا شاید لَا يَحْزَنُوْنَ کے مناسب لَا يَخَافُوْنَ نہ فرمانے اور لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ کی تعبیر اختیار کرنے میں یہ ہی نکتہ ہو باقی لَا يَحْزَنُوْنَ کا تعلق میرے خیال میں مستقبل سے ہے یعنی موت کے وقت اور موت کے بعد غمگین نہ ہوں گے جیسا کہ فرمایا۔

| | |
|---|---|
| تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ | (ترجمہ) ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم |
| اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ | نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو۔ |
| (حٰمٓ السجدہ رکوع ۴) | |

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور فرمایا:

لَا یَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَکۡبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ۔ (الانبیاء ۷۴)

(ترجمہ) انہیں یہ بڑی گھبراہٹ (ذرا بھی) غم میں نہ ڈالے گی اور ان کا تو استقبال فرشتے کریں گے۔

اس آیت میں اولیاء اللہ کی تعریف فرمائی کہ مومن متقی خدا کا ولی ہوتا ہے۔ ایمان اور تقویٰ کے بہت سے مدارج ہیں پس جس درجہ کا ایمان و تقویٰ کسی میں ہوگا اسی درجہ میں ولایت کا ایک حصہ اس کے لیے ثابت ہوگا جس طرح دس بیس روپے بھی مال ہے اور پچاس، سو، ہزار، دو ہزار، لاکھ دو لاکھ بھی لیکن عرف عام میں دس بیس روپے کے مالک کو مالدار نہیں کہا جاتا جب تک معتدبہ مقدار میں مال و دولت اس کے پاس موجود نہ ہو اسی طرح سمجھ لیجئے کہ ایمان و تقویٰ کسی مرتبہ میں ہو وہ ولائت کا شعبہ ہے اور اس حیثیت سے سب مومنین فی الجملہ "ولی" کہلائے جا سکتے ہیں لیکن عرف میں ولی اس کو کہا جاتا ہے جس میں ایک خاص اور ممتاز درجہ ایمان و تقویٰ کا پایا جاتا ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا۔ فَمَنۡ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (پ ۱ ع ۴) جو میری ہدایت پر چلا اُن پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ جو صدمہ اور اندیشہ کسی مصیبت پر اُس کے ہونے سے پہلے ہوتا ہے اُس کو خوف کہتے ہیں اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واقع ہو چکنے کے بعد جو غم ہوتا ہے اس کو حُزن کہتے ہیں مثلاً کسی مریض کے مر جانے کے خیال پر جو صدمہ ہوتا ہے وہ خوف ہے اور مر جانے کے بعد جو صدمہ ہے وہ حُزن ہے اس آیت میں جو خوف و حزن کی نفی فرمائی اس سے اگر خوف و حُزن دنیاوی مراد لیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ جو لوگ ہماری ہدایت کے موافق چلیں گے اس میں اس اندیشہ کی گنجائش نہیں کہ شاید ہدایت حقہ نہ ہو شیطان کی طرف سے وسوسہ اور مغالطہ ہو اور نہ وہ اس وجہ سے کہ اُن کے باپ سے بالفعل بہشت چھوٹ گئی محزون ہوں گے کیونکہ ہدایت والوں کو عنقریب جنت ملنے والی ہے اور اگر خوف و حُزن آخرت مُراد ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ قیامت کو اہلِ ہدایت کو نہ خوف ہوگا نہ حزن مگر حُزن کا نہ ہونا تو بے شک مسلّم لیکن خوف کی نفی فرمانے پر ضرور یہ خلجان ہوتا ہے کہ اس روز خوف تو حضرات انبیاء علیہم السلام تک کو ہوگا کوئی بھی خوف سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ کہا گیا ہے۔ ؎

در آنجا کہ از فعل ہر سند و قول　　اولوالعزم را تن بہ لرزد ز ہول

بجائے کہ دہشت برند انبیاً　　تو عذر گناہاں چہ داری بیا

تو جواب یہ ہے کہ خوف دو طرح کا ہوتا ہے کبھی تو خوف کا باعث اور مرجع خائف یعنی ڈرنے والے میں پایا جاتا ہے جیسے کہ مجرم بادشاہی یا بادشاہ سے ڈرتا ہے تو موجب خوف جُرم ہے جو مُجرم کی طرف رجوع ہوتا ہے اور کبھی مرجع خوف مُخوّف منہ یعنی جس سے ڈرتے ہیں اُس میں کوئی امر ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص کسی بادشاہ صاحب جاہ و جلال کے رُوبرو یا شیر کے رُوبرو ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے خائف ہونے کی وجہ یہ نہیں کہ اُس نے بادشاہ یا شیر کا جُرم کیا ہے بلکہ قہر و جلال سلطانی اور ہیبت اور غضب و درندگی شیر موجب خوف ہے جس کا مرجع ذات سلطانی اور خود شیر ہے۔ آیت سے پہلی قسم کی نفی ہوئی نہ دوسری قسم کی شبہ توجب ہو سکتا تھا کہ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ کی جگہ لَاخَوْفٌ فِيهِمْ یا لَا يَخَافُوْنَ فرماتے۔

حاصل یہ کہ اُن پر کسی جُرم کی وجہ سے خوف نہ ہوگا بلکہ ذاتِ الٰہی کی ہیبت اور دبدبہ وجلال سے خوف ہوگا۔ جیسے کہ حافظ محمد لکھویؒ نے کہا ہے

انتے ہیبت شان جلال الٰہی انہاں خبر نہ کائی
جتھے پیر پیغمبر ملک مقرب تھر تھر کنبن بھائی

## اولیاء اللہ کے اوصاف احادیث سے

اور صحیح حدیث میں آیا ہے جسے بخاریؒ وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

○

يَقُوْلُ اللّٰهُ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ أَوْ فَقَدْ أَذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے جنگ ٹھان لی (یا فرمایا کہ میں نے اُس سے جنگ کا اعلان کر دیا) اور جو کچھ میں اپنے بندے پر فرض کروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ فَإِذَا أَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا فَبِي يَسْمَعُ وَبِي يُبْصِرُ وَبِي يَبْطِشُ وَبِي يَمْشِي وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِي عَنْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ۔ (بخاری وغیرہ)

اور وہ اسے ادا کر کے میرا قرب حاصل کرلے اور پھر نفلوں کے ذریعے سے قرب حاصل کرتا چلا جائے تو ایک وقت آ جاتا ہے کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرنے لگوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے چنانچہ وہ مجھ ہی سے سنتا مجھ ہی سے دیکھتا مجھ ہی سے پکڑتا اور مجھ ہی سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور دیتا ہوں اگر مجھ سے پناہ مانگے میں نے کبھی کسی ایسے فعل سے جو مجھ کو کرنا ہو اس درجہ تردد نہیں کیا جتنا کہ اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے سے تردد کرتا ہوں جسے موت ناپسند ہو اور مجھے اس کو تکلیف دینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ پسند ہو حالانکہ موت سے اسے چھٹکارا

بھی نہیں۔

یہ حدیث ان سب حدیثوں میں سب سے زیادہ صحیح ہے جو اولیاء کے بارے میں آئی ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا ہے کہ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اُس نے مجھے اعلان جنگ دیا۔

○

ایک دوسری حدیث میں ہے:

وَاِنِّی لَاَثْاَرُ لِاَوْلِیَاءِیْ کَمَا یَثْاَرُ اللَّیْثُ الْحَرِبُ۔

میں اپنے دوستوں کا بدلہ اس طرح لیتا ہوں جس طرح ایک غضب ناک شیر بدلہ لیتا ہے۔

یعنی جو شخص ان سے دشمنی کرتا ہے اس سے میں ان کا بدلہ اس طرح لیتا ہوں جس طرح شیر خشمگیں اپنا بدلہ لیتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء وہ ہوتے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اس سے دوستی کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی بات کو پسند کرتے ہیں جسے وہ پسند کرے اور اس بات کو ناپسند کرتے ہیں جو اُسے ناپسند ہو جس چیز سے وہ راضی ہو اُس سے وہ بھی راضی اور جس پر وہ ناراض ہو اس پر وہ بھی ناراض ہوتے ہیں اس بات کا حکم کرتے ہیں جس کا حکم وہ کرے اور اس بات سے منع کرتے ہیں جو اس نے منع کر دی ہو اُسی کو دیتے ہیں جسے دنیا اس کو پسند ہو اور اس کو دینے سے باز رہتے ہیں جس کو نہ دینا ہی اُسے پسند ہو جیسا کہ حدیث میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَوْثَقُ الْعُرىٰ فِي إِيْمَانِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔
(ترمذیؒ وغیرہ)

ایمان کی سب سے زیادہ مضبوط رسی اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ناراض ہونا ہے۔

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ۔
(ابوداودؒ)

جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اور اس کے لیے خفگی کی کچھ دیا تو اللہ ہی کے لیے اور کسی کو دینے سے روکا تو اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی کو ملحوظ رکھتے ہوئے تو اُس شخص نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔

جب ولی اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا اور غصہ و ناراضگی میں اُسی کا تابع رہے جو بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اُس کا حکم کرے اور جو ناپسند ہو اس سے منع کرے تو اس ولی کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ۔ (پ ۲۸ ع ۷)

ہمارے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ اُن کی طرف دوستی کے پیغام پہنچانے لگو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جس نے اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی کی اُس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے اُس سے دشمنی کی وہ اس سے برسرپیکار ہو اس نے فرمایا۔

مَنْ عَادَلِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ۔ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اُس نے میرے خلاف اعلان جنگ کیا۔

احادیث میں کچھ علامات و آثار ولائت کے ذکر کئے گئے ہیں مثلاً اُن کو دیکھنے سے خدا یاد آنے لگے۔ یا مخلوق خدا سے اُن کو بے لوث محبت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی زبانی لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ کی بشارت دی ہے۔ فرشتے موت کے وقت ان کو کہتے ہیں أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔ (حم سجدہ ع ۴)

کثرت سے سچے اور مبارک خواب انہیں نظر آتے ہیں یا ان کی نسبت دوسرے بندگانِ خدا کو دکھائی دیتے ہیں جو صحیح حدیث کے موافق نبوۃ کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

یا اُن کے معاملات میں خدا کی طرف سے خاص قسم کی تائید و امداد ہوتی ہے یا خواص میں اور کبھی خواص سے گزر کر عوام میں بھی اُن کی مقبولیت حاصل ہوتی ہے اور لوگ ان کی مدح و ثنا اور ذکر خیر کرتے ہیں۔

یہ سب چیزیں دنیاوی بشارت کے تحت میں درجہ بدرجہ آسکتی ہیں مگر اکثر روایات میں لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کی تفسیر رویائے صالحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے کی گئی ہے۔ رہی بشارت اُخروی وہ خود قرآن مجید میں منصوص ہے۔

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ ترجمہ: آج کے دن تم کو خوشخبری ہے باغات کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

اور حدیث میں بھی یہ ہی تفسیر منقول ہے۔

## افضل اولیاء اللہ کون ہیں

اولیاء اللہ میں سے سب سے زیادہ فضیلت انبیاء کو حاصل ہے اور انبیاء میں سب سے زیادہ فضیلت انہیں حاصل ہے جو مرسل ہوں اور مرسلین میں سب سے زیادہ افضل اولوالعزم رسول نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اولوالعزم رسولوں میں سب سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور امام المتقین ہیں۔ جو اولاد آدم کے سردار ہیں۔ قیامت کو جب انبیاء اکٹھے ہوں گے تو آپ ہی اُن کے امام ہوں گے جب اُن کا وفد بنے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے خطیب ہوں گے آپ ہی کو مقامِ محمود ملے گا جو پہلی اور پچھلی اُمتوں کے لیے مرکز تمنّا و آرزو ہے۔ الحمد کے جھنڈے والے۔ حوضِ کوثر کے ساقی، قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کرنے والے، اور صاحبِ وسیلہ و فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ فضیلت والی کتاب دے کر بھیجا جس کا نام قرآن مجید ہے جن کے لیے دین کے راستوں میں سب سے زیادہ فضیلت کا راستہ مخصوص فرمایا جن کی اُمّت کو بہترین اُمّت فرمایا۔ جو لوگوں کے فائدے کے لیے مبعوث کی گئی آپ کے لیے اور اُمّت کے لیے وہ فضائل و خواص جمع کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دے جن کی وجہ سے وہ تمام پہلی اُمتوں سے ممتاز ہو گئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سب سے آخر میں پیدا ہوئی لیکن مبعوث سب اُمتوں سے پہلے ہو گی۔

چنانچہ صحیح حدیث میں ہے۔

○ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ۔

ترجمہ: ہم آخر میں آنے والے قیامت کے دن آگے جانے والے ہوں گے فرق صرف اس قدر ہے کہ انہیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سے پیچھے دی گئی۔

نیز فرمایا:

○ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ۔

سب سے پہلے زمین قیامت کے دن میرے سامنے سے پھٹے گی۔

نیز فرمایا۔

○ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ اَنَا مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میں جنت کے دروازے پر آ کر دروازہ کھولنے کا مطالبہ کرونگا سنتری کہے گا آپ کون ہیں میں کہوں گا کہ میں محمدؐ ہوں وہ کہے گا آپ ہی کا مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔

جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا آپ کو اپنے دوستوں اور دشمنوں کے درمیان فرق بتانے کا ذمہ دار بنایا اس لیے کوئی شخص اس وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کچھ وہ لائے ہیں اس پر ایمان نہ لائے اور ظاہر و باطن میں اُن کا اتباع نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت اور ولائت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے وہ اولیاء اللہ میں سے نہیں ہے بلکہ جو اُن سے مخالف ہو وہ تو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور شیطانوں کے دوستوں میں سے ہے

## اولیاء اللہ کے طبقے

اولیاء اللہ کے دو طبقے ہیں: ۱۔ سابقین مقربین ۲۔ اصحاب الیمین مقتصدین۔ ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ پر فرمایا ہے سورہ واقعہ کے اول میں اور آخر میں سورہ دہر میں، سورہ مطففین اور سورہ فاطر میں۔ سورہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کبریٰ کا ذکر پہلے حصے میں فرمایا کہ اُس وقت تین گروہ ہوں گے۔

○ وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ۔ وَاَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ (پ۲۷، ع۱۴)

ترجمہ: اس وقت تم لوگوں کی تین قسمیں ہونگی ایک تو داہنے ہاتھ والے سو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا اور ایک بائیں ہاتھ والے کیا بُرے لوگ ہیں پاس والے تیسرے جو سب سے آگے سامنے بٹھائے گئے ہیں سو یہ آگے ہی بٹھانے کے قابل ہیں یہ بارگاہ خداوندی کے مقرب ہیں ان کو بہشت کے آرام و آسائش کے باغوں میں جگہ دی جائے گی اس گروہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں بہت تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے
اور تھوڑے پچھلوں میں سے بھی۔

پھر سورہ واقعہ کے آخر میں فرمایا۔

○ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ

(پ ۲۷ ع ۱۶)

ترجمہ: سو جو اگر وہ مردہ ہوا مقرب لوگوں میں تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا اور جو اگر وہ ہوا داہنے والوں میں تو سلامتی پہنچے تجھ کو داہنے والوں سے اور اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں بہکنے والوں میں سے تو مہمانی ہے جلتا پانی اور ڈالنا آگ میں بے شک یہ بات یہی ہے لائق یقین کے سو بول پاکی اپنے رب کے نام سے جو سب سے بڑا۔

سورہ دہر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

○ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا

ترجمہ: بے شک نیک لوگ ایسے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہو گی یعنی ایسے چشمہ سے جس سے اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے جسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا۔

(پ ۲۹ ع ۱۹)

وہ بہاتے ہوئے لے جائیں گے یہ لوگ واجبات کو پورا کرتے رہتے اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔ اور کھانا کھلاتے رہتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور غریبوں کو اللہ کی محبت سے ہم تو تم کو بس اللہ ہی کی خوشنودی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں اور نہ تم سے اس کا عوض چاہیں اور نہ شکریہ ہم تو اپنے پروردگار کی طرف سے اندیشہ رکھتے ہیں ایک سخت اور تلخ دن کا سو اللہ ان کو اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوشی عطا کرے گا۔ اور ان کے صبر و ثبات کے صلہ میں انہیں جنت اور ریشمی لباس دیگا۔

اسی طرح سورہ مطففین میں فرمایا۔

○ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى

ترجمہ: ہرگز ایسا نہیں (کہ جزا و سزا نہ ہو) بے شک نیک کاروں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا اور آپ کو کیا خبر کہ علیین (والا نامہ عمل) ہے کیا چیز؟ نشان کیا ہوا رجسٹر ہے جس کو مقرب (فرشتے) دیکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَ تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ وَ مِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ۔

(پ۳۰، ع ۸)

ہیں بے شک نیک کار بڑی راحت میں ہونگے مسہریوں پر سے دیکھ رہے ہونگے تو اُن کے چہروں ہی سے راحت کی بشاشت جان لے گا انہیں پینے کو شراب خالص ملے گی جس پر مشک کی مہر ہو گی (یعنی نہایت پاکیزہ، خوش ذائقہ) اور ایسی ہی چیز کی حرص کرنا چاہیئے حرص کرنے والوں کو اور اس کی آمیزش تسنیم سے ہو گی وہ چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے۔ (تسنیم جنت کے ایک چشمہ کا نام ہے)

اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے سلف صالحین سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں تسنیم کا پانی اصحاب یمین کے لیے ملایا جائے گا۔ اور مقربین اسے بغیر ملونی کے پئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے يَشۡرَبُ بِهَا فرمایا اور يَشۡرَبُ مِنۡهَا نہیں فرمایا اس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے قول يَشۡرَبُ کے ساتھ يُرۡوٰى بِهَا سیر ہو کر پیئے گا کا معنیٰ بھی ملا دیا کیونکہ شارب (پینے والا) کبھی پیتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور جب يَشۡرَبُ مِنۡهَا کہا جائے تو اس سے سیر ہونے پر دلالت نہیں ہوتی اور جب يَشۡرَبُ بِهَا کہا جائے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اسے سیر ہو کر پیتے ہیں۔ سو مقربین اسے سیر ہو کر پیتے ہیں اور اس کے ہوتے انہیں کسی پینے کی چیز کی ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں ہوتی اس لیے وہ اسے بغیر آمیزش کے پیتے ہیں اس کے خلاف اصحابِ یمین کے لیے اس شراب میں آمیزش کی جاتی ہے جیسا کہ سورہ دہر میں فرمایا۔ عِبَادُ اللّٰهِ سے مُراد مُقَرَّبِیْنَ ہیں۔

## مقربین کے اوصاف

سابقین مقربین وہ لوگ ہیں جو فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل کے ذریعے سے قرب حاصل کرتے ہیں۔ واجب اور مستحب کام کرتے ہیں حرام اور مکروہ کاموں کو چھوڑتے ہیں جب وہ ان تمام وسائل کے ذریعہ سے جو کہ انہیں محبوب ہوتے ہیں اور جن پر انہیں قدرت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں تو پروردگار اُن سے پوری پوری محبت کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ میرا بندہ اس وقت تک نوافل کے ذریعہ سے میرے قرب کا متلاشی رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اس محبت سے مراد مطلق محبت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

| | |
|---|---|
| اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ | ترجمہ۔ ہمیں سیدھا راستہ بتا اُن لوگوں |
| صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ | کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا نہ کہ اُن |
| غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ | لوگوں کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا |
| وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ (فاتحہ) | اور نہ گمراہوں کا راستہ۔ |

یہاں انعام سے مُراد وہی مطلق اور کامل انعام ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے قول مُبارک میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (پ ۵ ع ٦) | ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں کا ساتھ بہت اچھا ہے۔ |

ان مقربین کے حق میں مباحات وہ اطاعات بن جاتی ہیں جن کے ذریعے سے وہ اللہ عزوجل سے قرب حاصل کرتے ہیں اور اُن کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت ہوتے ہیں پس یہ لوگ چشمۂ تسنیم کی خالص شراب پئیں گے اس لیے کہ ان کے عمل بھی خالص اور کھرے ہیں۔

## مقتصدین

اور جو درمیانہ درجہ کے لوگ ہیں اُن کے اعمال میں بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو وہ اپنے نفس کے لیے کرتے ہیں چونکہ وہ اعمال مباح ہوتے ہیں اس لیے نہ تو اُن کو ان اعمال پر سزا ملتی ہے اور نہ جزا ان لوگوں کو خالص شراب نہ ملے گی بلکہ مقربین کی شراب میں سے اُن کے لیے اسی قدر آمیزش ہو گی جس قدر کہ وہ دنیا میں مقربین کے اعمال کی طرح کے اعمال اپنے نامۂ اعمال میں شامل کر چکے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن اولیاء کا ذکر بھی کیا ہے جو کہ درمیانے درجے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ہیں اور اُن کا ذکر بھی فرمایا جو کہ سبقت لے جانے والے ہیں۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ۔ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ۔

(پ ۲۲ ع ۱۶)

ترجمہ: پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو اس کتاب کا وارث بنایا۔ جنکو ہم نے اہل سمجھ کر اس خدمت کیلئے منتخب فرمایا یعنی مسلمانوں کو پھر ان میں سے بعض تو اس پر عمل نہ کرکے اپنی جانوں پر ستم کر رہے ہیں اور بعضے ان میں سے درمیان کی چال چلے جاتے ہیں اور بعض اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو خدا کے حکم سے نیکیوں میں اوروں سے آگے بڑھے ہوئے ہیں یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے اس کا صلہ ہے ہمیشہ رہنے کے بہشت کے باغ کہ یہ لوگ رہنے کے لیے ان میں داخل ہونگے اور وہاں ان کے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا معمولی لباس بھی ریشمی ہوگا اور یہ لوگ نعمتیں پاکر کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہر طرح کا رنج وغم ہم سے دُور کر دیا بیشک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے کہ اُس نے ہم کو اپنے فضل سے ٹھہرنے کیلئے ایسے گھر لا اُتارا کہ یہاں ہم کو نہ کسی طرح کی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ یہاں ہم کو تکان لاحق ہوتی ہے۔

لیکن یہ تینوں قسمیں جو کہ اس آیت میں مذکور ہیں صرف محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ساتھ مخصوص ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہی نے پہلی اُمتوں کے بعد کتابوں کی میراث سنبھالی ہے اور یہ حفاظ قرآن ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر وہ شخص جو قرآن پر ایمان لاتے۔ ان ہی لوگوں میں سے ہے اور ان لوگوں کو ظالم النفسہ اور مقتصد تین قسموں میں تقسیم کیا اس کے خلاف جو آیات کہ سورہ واقعہ۔ سورہ تطفیف اور سورہ انفطار میں وارد ہیں انہیں تمام پہلی اُمتوں کے مومن اور کافر داخل ہیں اور یہ تقسیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لیے مخصوص ہے۔

**ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ** وہ لوگ ہیں جو کہ گناہ کریں اور اس پر اصرار کریں اور جو شخص گناہ سے توبہ کرلے گناہ خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اگر توبہ صحیح ہوگی تو وہ اس کی وجہ سے سابقین سے خارج نہ ہوگا۔

**مقتصد** وہ ہوتا ہے جو فرائض ادا کرے اور محرمات سے پرہیز کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سابق بالخیرات

وہ ہوتا ہے جو کہ فرائض اور نوافل دونوں ادا کرے جیسا کہ ان آیات میں ہے اور یہ شخص اپنے گناہ سے خواہ کیسا ہی گناہ کیوں نہ ہو صحیح طور پر توبہ کر لے وہ اس کی وجہ سے سابقین اور مقتصدین سے خارج نہیں ہوتا۔

## مجنون ولی اللہ نہیں ہو سکتا

یہ ثابت ہو گیا کہ بندہ اس وقت تک ولی اللہ نہیں ہو سکتا جب تک وہ مومن و متقی نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ولی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور متقی بنے۔ اور صحیح بخاری شریف کی حدیث بھی گزر چکی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ تا آنکہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور کوئی شخص اس وقت تک مومن و متقی نہیں ہو سکتا جب تک وہ فرائض ادا کر کے خدا کا قرب حاصل نہ کرے اور جب ایسا کرے تو وہ ابرار اہل یمین میں سے ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ نوافل کے ذریعے سے قرب حاصل کرتے کرتے سابقین مقربین میں داخل ہو جاتا ہے۔

مجنون مرفوع القلم کے متعلق علماء کا اتفاق ہے کہ نہ اس کی عبادات درست ہیں نہ کفر و ایمان نہ نماز وغیرہ بلکہ عام اہل عقل کے نزدیک وہ تجارت اور صناعت وغیرہ دنیوی معاملات کا بھی اہل نہیں ہے نہ وہ بزاز ہو سکتا ہے اور نہ عطار، لوہار یا بڑھئی بہ اتفاق علماء۔ اس کے وعدے بھی درست نہیں ہیں اس کی خرید و فروخت نہ نکاح و طلاق۔ اقرار و شہادت۔ الغرض ہر طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے اقوال غیر معتبر ہیں اس کے اقوال سارے کے سارے لغو ہیں اور ان سے کوئی شرعی حکم وابستہ نہیں ہو سکتا نہ ان کا ثواب ملتا ہے نہ ان کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے جب مجنون کا ایمان وتقویٰ معتبر نہیں اور نہ وہ فرائض و نوافل سے خدا کا قرب حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو اس کا ولی اللہ ہونا ممتنع ہوا اور نہ کسی کو یہ جائز ہے کہ اس کے متعلق ولی اللہ ہونے کا عقیدہ رکھے۔

## مجنون کے مکاشفات

رہی یہ بات کہ مجنون کے بعض مکاشفات و تصرفات سننے یا دیکھنے میں آئے ہیں مثلاً کسی نے دیکھا۔ اُس نے کسی کی طرف اشارہ کیا اور مشار الیہ مر گیا یا گر پڑا تو یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مشرکین و اہلِ کتاب میں سے بعض کفار، منافقین کو بھی مکاشفات اور شیطانی تصرفات حاصل تھے کاہن جادوگر، مشرک پُجاری اور اہلِ کتاب وہ وہ شعبدے دکھاتے تھے کہ لوگ دنگ رہ جاتے تھے اس لیے کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ صرف اس بات کو کسی شخص کے ولی اللہ ہونے کی دلیل قرار دے خواہ اس نے اس میں کوئی ایسی بات بھی نہ دیکھی ہو جو ولی ہونے کو منافی ہو چہ جائیکہ اس شخص میں ایسی باتیں پائی جائیں جو ولی اللہ ہونے کی منافی ہوں۔

## کفّار، منافقین اور ولائت

معلوم ہوا کہ کفّار اور منافقین میں سے کوئی بھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا اور نہ وہ شخص ولی اللہ ہو سکتا ہے جس کی عبادات درست نہیں اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسے آدمی پر کوئی گناہ نہیں مثلاً کفار کے چھوٹے بچے یا وہ جن تک دعوت رسالت نہیں پہنچی اور اگر یہ کہا جائے کہ جب تک اُن کے پاس رسول نہ آئے اُن کو عذاب نہ ہوگا لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر صادق رہے گی کہ یہ لوگ اس وقت تک اولیاء اللہ نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ مومن اور متقی نہ بن جائیں جو شخص نیکی کرنے کے بغیر اور گناہوں کو ترک کرنے کے بغیر قرب کا طالب ہو وہ بھی اولیاء اللہ میں سے نہیں۔

اور یہی حالت دیوانوں اور بچوں کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

| | |
|---|---|
| يُرْفَعُ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ۔ | فرمایا یہ تینوں گروہ معاف ہیں دیوانہ جب تک ہوش میں نہ آئے بچہ جب تک بالغ نہ ہو اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ |

اسی حدیث کو اہلِ سنن نے علیؓ و عائشہؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے اہلِ علم اس حدیث کے قابلِ قبول ہونے میں متفق ہیں۔ البتہ وہ بچہ جس میں تمیز کی قوت پیدا ہو چکی ہو اس کی عبادات درست ہوتی ہیں اور اس کو ثواب بھی ملتا ہے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

## غیر مکلّف اور مرفوع القلم ولی اللہ نہیں

جن لوگوں سے عدم بلوغ یا مسلوب العقل ہونے کی وجہ سے احوال شیطانیہ سرزد ہوں تو وہ غیر مکلّف ہے اور بحکم شرع شریف مرفوع القلم ہیں ایسے لوگوں کو عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں ہوگا لیکن چونکہ وہ ایمان اور تقویٰ کی نعمت سے محروم ہیں جو اولیاء اللہ اور مقربان بارگاہ خداوندی کی خاص علامت ہے اس لیے ان کا شمار اولیاء اللہ میں نہیں ہوگا لیکن نابالغ اور مجنون اپنے آباؤ اجداد کے مسلمان ہونے کی بدولت حکماً مسلمان تصور کیے جائیں گے اور آخرت میں بھی ان کو نجات ہوگی جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ اتَّبَعَتۡہُمۡ ذُرِّیَّتُہُمۡ بِاِیۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَ مَاۤ اَلَتۡنٰہُمۡ مِّنۡ عَمَلِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ کُلُّ امۡرِیًٔۢ بِمَا کَسَبَ رَہِیۡنٌ

ترجمہ: جولوگ ایمان لائے اور انکی اولاد بھی ایمان کے ساتھ اُن کے نقش قدم پر چلی ہم اُن کے ساتھ انکی اولاد کو ملحق کردیں گے اور ہم اُن کے عمل میں سے کچھ بھی نہیں گھٹائیں گے۔

## ولائت کے لیے عقل کی شرط

لیکن چونکہ وہ نعمتِ عقل سے بے بہرہ ہیں اُن کے دل میں ایمان کے حقائق اور اہل ولائت کے معارف واحوال کی گنجائش نہیں کیونکہ ان باتوں کے لیے عقل پہلی شرط ہے معرفت یقین اور ہدایت اس شخص کے دل میں جاگزیں نہیں ہوسکتی جو عقل سے خالی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ وَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُن لوگوں کو جن کو علم کی نعمت دی گئی ہے درجات عالیہ پر فائز فرماتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## پیدائشی دیوانگی کا حکم طفلِ نابالغ کا ہے

جو شخص پیدائشی دیوانہ اور مسلوب العقل ہے اور مرتے دم تک اُس کا یہ عارضہ قائم رہے تو اس کو مسلمان یا کافر کچھ بھی نہیں کہیں گے بلکہ اُس کا حکم طفل نابالغ کا ہے جس کا باپ اگر مسلمان ہے تو وہ اپنے باپ کی تبعیت میں مسلمان تصور کیا جائے گا اس پر تمام آئمہ دین کا اتفاق ہے اس کی ماں کے مسلمان ہونے کی صورت میں بھی جمہور علماء مثلاً امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی قول ہے کہ وہ اپنی ماں کی تبعیت میں مسلمان شمار کیا جائے گا جس پیدائشی مجنون کی مسلمانوں کے درمیان دارالاسلام میں ولادت ہوئی ہو وہ بھی دارالاسلام کی تبعیت میں مسلمان ہو گا جیسے کہ اطفال نابالغ کا بھی یہی حکم ہے۔

## مفہوم تقویٰ

ولی اللہ کے لیے ایمان اور تقویٰ شرط ہے بغیر ان کے کوئی شخص ولی اللہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی اُمت کو واضح طور پر یہ پیغام پہنچایا ہے کہ متقی لوگ ہی اولیاء اللہ کے درجے پر فائز ہو سکتے ہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ: خبردار رہو بیشک اللہ کے دوستوں پر کچھ ڈر نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جو تقویٰ کیا کرتے تھے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ خدا کے ہاں عزت اور تعظیم و تکریم کا معیار صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تقویٰ اور پرہیزگاری ہے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

ترجمہ: اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا (یعنی بلحاظ اصل کے تم سب ایک ماں باپ کی اولاد ہو) اور ہم نے اس لیے تمہاری قومیں اور گوت بنائے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اس لئے نہیں کہ تم ایک دوسرے پر فخر اور تعلی کرو بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

تقویٰ خدا کے قرب کا معیار ہے اور تقویٰ کا مفہوم یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے جس سے وہ اس کی رحمت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خائف ہو کر اس کی منہیات اور محرمات سے بچتا رہے اور اس کے دل کو ایمان اور ایقان کے نور نے روشن کر دیا ہو اللہ تعالیٰ کا قرب صرف اسی کو حاصل ہو سکتا ہے اور ولی اللہ وہی ہو سکتا ہے جو اُس کے فرائض کی بجا آوری میں مصروف رہے اور نوافل کے بجالانے میں بھی سرگرم ہو۔

## عارف باللہ اور عقائد باطلہ

جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ بعض عارف باللہ واصل باللہ اور رسیدگان بارگاہ الٰہی ایسے بھی ہیں جن کو نماز ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بعض خاصان خداوندی ایسے بھی ہیں کہ نماز اُن پر فرض نہیں اُن سے نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لیے ساقط ہو جاتی ہے کہ وہ بارگاہِ قدس میں پہنچ چکے ہیں۔ یا یہ کہ وہ نماز سے مستغنی ہیں اور اس سے بھی زیادہ مصروفیت رکھتے ہیں یا یہ کہ نماز کا مقصد دل کا خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ اور یہ بات اُن کو بغیر نماز کے ہر وقت حاصل ہے۔ یا یہ کہ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ قرب اور معیت حاصل ہے جس کو وہ اپنی اصطلاح میں "جمعیت" کہتے ہیں۔ اور اُن کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ اگر لوگ نماز پڑھنے لگیں تو حالتِ جمعیت میں خلل آتا ہے جس کو وہ تفرقہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یا یہ کہ جب اُن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس قدر اختصاص ہے کہ اُن کے ہاتھ پر خارق عادت امور ظاہر ہوتے ہیں مثلاً وہ ہوا میں اڑتے ہیں یا پانی پر چل پھر سکتے ہیں۔ یا ہوا سے کسی برتن کو پر از آب کر دیتے ہیں۔ یا اُن کو یہ قدرت ہے کہ کسی جگہ کا پانی خشک کر دیں۔ یا زمین کے نیچے سے گڑھے ہوئے خزانے باہر نکال لائیں یا یہ کہ جو شخص اُن کے ساتھ دشمنی کرے اُس کو غیبی طور پر ہلاک کر دیں۔ اس لیے اُن پر نماز فرض نہیں اور نہ وہ ادائے نماز کے محتاج ہیں کیونکہ نماز کا مقصد ان کو حاصل ہو چکا ہے۔ یہ خیالات بالکل غلط ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں۔ فَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز پڑھتے رہے۔ اور ان کا شمار اکابر اولیاء میں ہوتا ہے۔ اسی طرح محدثین عظام آئمہ کرام بھی سب نماز پڑھتے رہے تو پھر اور کون ہے جس کو نماز کی ضرورت ہی نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یا کسی شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے خواص بندگان بھی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ کے نقش قدم پر چلنے سے بے نیاز ہیں۔ حالانکہ ولائت کا مرتبہ اُسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے کتاب وسنت کا عاشق اور ان پر عامل ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔

جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

بعض کہتے ہیں کہ جو شخص خارق عادت کا مظہر ہو تو وہ خدا کا ولی ہے چاہے وہ نماز پڑھے یا اُس کا تارک ہو یا اُس کا یہ اعتقاد ہو کہ ان لوگوں کی نماز بغیر وضو کے بھی مقبول ہوتی ہے یا مسلوب العقل اشخاص۔ مجنون اور پاگل لوگوں کو ولی اللہ خیال کرے جو اکثر قبرستانوں، مسافر خانوں یا دوسری جگہوں میں پڑے رہتے ہیں یا آوارہ پھرتے ہیں لیکن نہ وضو کرتے ہیں اور نہ نماز پڑھتے ہیں اس قسم کا اعتقاد رکھنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس پر تمام آئمہ دین کا اتفاق ہے۔

پس ایک ولی اللہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلام کے ارکانِ خمسہ کا پابند ہو اور پھر اپنی ساری قوتیں عبادت میں صرف کر دے عبادات میں اعلیٰ ترین درجہ نماز کو دیا گیا ہے اور نماز ہی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی مسرت ہے۔

نیز فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومن کی معراج ہے۔

پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ o الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ۔ یعنی وہی مومن فلاح پائیں گے جو نمازیں خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ نماز ایسی پڑھو جیسی میں پڑھتا ہوں

تو اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یعنی تصوف کا تمام دارومدار نماز بطریق سنت ادا کرنے پر موقوف گردانا ہے پس جو شخص نماز پڑھتا تو کجا نماز میں خشوع وخضوع قائم نہیں کرتا وہ کبھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا شیخ، مرشد، صوفی، ولی اللہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ متبع سنت ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہو خواہ اس سے کوئی کرامت ظہور میں آئے یا نہ آئے۔

## کرامت کی حقیقت اور تعریف

کرامت کی تعریف یہ ہے:

ظھور امر خارق للعادۃ من قبلہ غیر مقارن لدعوۃ النبوۃ فما لا یکون مقارنا بالایمان والعمل الصالح یکون استدراجاً (شرح عقائد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: یعنی کرامت اس امر خلاف عادت عامہ (یا خلاف قانون قدرت عام) کو کہتے ہیں جو کسی ولی کی طرف سے ظاہر ہو نہ نبی اور کافر کی طرف سے جو نبی سے بصورت تحدّی ظاہر ہو اسے معجزہ کہتے ہیں اور جو کافر سے صادر ہو اسے استدراج کہتے ہیں۔ پس معجزہ، کرامت، استدراج، خرق عادت عامہ ہونے میں مشترک ہیں یعنی بظاہر تینوں خلاف قانون قدرت عامہ (خلاف عادت عامہ) نظر آتے ہیں۔

## حافظ ابن تیمیہؒ اور معجزہ

حافظ ابن تیمیہؒ نے معجزہ جسے عرف شرع میں آیت (نشان) کہتے ہیں کے لیے یہ شرط قرار دی ہے کہ وہ امر ایسا ہو جس کو جن وانس نہ کر سکیں تحدّی کی شرط کو انہوں نے اڑا دیا ہے۔

## معجزہ اور استدراج میں فرق

استدراج یعنی جو امر کسی کافر کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور وہ عادت عامہ (قانون قدرت عامہ) کے خلاف ہو اس کا منشا اور مصدر قویٰ انسانی اور شیطانی قرار دیا ہے پس معجزہ اور استدراج بالکل الگ الگ چیزیں ہیں۔

کرامت کے لیے یہ شرط نہیں کہ وہ ایسی ہو جس کو جن وانس نہ کر سکیں کرامت میں صرف یہ شرط ہے کہ اس کا منشا قوی الٰہیہ اور ملائکہ ہوں یا انسانی قویٰ کو ہی بصورت بسطِ معہود کے خلاف کر دیا جائے یا جس سے اکرام سمجھا جائے۔

## کرامت اور استدراج میں فرق

کرامت اور استدراج بادی النظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں بعض وقت مشتبہ ہو جاتے ہیں ان میں فرق صرف متصف اور منشا کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ کرامت سے متصف ولی اللہ۔ مومن۔ متبع سنت ہوتا ہے اور استدراج کا متصف گمراہ۔ فاسق یا کافر اور مشرک ہوتا ہے۔ کرامت میں عموماً منشا غیر قوئ بشریہ وشیطانیہ ہوتے ہیں اور استدراج میں منشا قوت طبعیہ وشیطانیہ ہوتے ہیں۔

خوارق عادات عامہ اتباع رسولؐ اور خدائے واحد کی پرستش کا نتیجہ ہوں تو وہ کرامات اولیاء کہلاتی ہیں جن کے مبارک ومحمود ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اس کے برخلاف جو "خوارق" اتباع شیطان، فسق وفجور، وظائف شرکیہ کے ثمرات ہوں ان کا نام استدراج اور تصرف شیطانی ہے۔

نتیجہ صاف ہے کہ کرامات سے ولی نہیں پہچانا جاتا بلکہ ولی سے کرامات کی شناخت ہوتی ہے عام طور پر جو یہ مشہور ہے کہ جس سے کرامات کا صدور ہو وہ ولی اللہ ہے۔ یہ غلط ہے بلکہ پہلے کسی کو ولی جانو اور یہ پہچانو کہ وہ ولی ہے یا نہیں؟ اگر وہ اہل توحید اور متبع سنت ہو اور ولی ثابت ہو تو پھر اس سے جو کچھ صادر ہو گا وہ کرامت ہو گی ورنہ استدراج اور کرامت میں آپ قطعاً کوئی تمیز نہیں کر سکیں گے۔

## کرامت کی شرعی حیثیت

شریعت نے ہر ولی کے لیے کرامت کو ضروری قرار نہیں دیا پس کرامات کو مدار ولایت نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ کرامت دلیل ولایت نہیں ولایت صرف ایمان اور تقویٰ کا نام ہے اسلام میں ہر مومن اور متقی ولی اللہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ہر ولی اللہ کے لیے معصوم ہونا بھی شرط نہیں اور نہ ہی خطا سے بچنا اس کا خاصہ ہے۔

حضرت ابو علی جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| کن طالبًا للاستقامة لا طالبا للكرامة فان نفسك متحركة فى طلب الكرامة وربك يطلب منك الاستقامة | استقامت کے طالب ہو نہ کرامت کے طلب کرامت نفس کی خواہش ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں تو استقامت مطلوب ہے۔ |

حضرت ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں حضرت شیخ سہروردیؒ کا ایک قول نقل کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"بعض عابدین جب جانفشانی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے متقدمین سلف صالحین کے حالات اور ان کی خرق عادت کا ذکر سنتے ہیں تو ان کو بھی خوارق کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اگر ان کو کوئی خرق عادت علامت حاصل نہ ہو تو یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ شاید ہمارے عمل میں قصور ہے اگر وہ حقیقت سے واقف ہوتے تو خرق عادت کو معمولی سمجھتے اور یقین کرتے کہ بعض عابدین پر صدور خوارق کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ ان کا یقین بڑھ جائے، زہد فی الدنیا میں ان کا مادہ پختہ ہو جائے، اور اسباب ظاہری سے دست بردار ہو جائیں پس صادق راست باز کو چاہیے کہ نفس کو استقامت پر مجبور کرے کہ یہی اصل کرامت ہے۔"

حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس امر کا پہچاننا نہایت ضروری ہے کہ بعض کرامات آدمی کی ضرورت کی وجہ سے ہوتی ہیں جب کوئی آدمی ایمان میں کمزور یا کسی چیز کا محتاج ہو تو ان کرامات سے اللہ پر ایمان قوی ہو جاتا ہے اور رفع حاجت ہو جاتی ہے مگر جس کا ایمان قوی ہو گا اس کو ان کرامات کی ضرورت نہ ہو گی علو مراتب اور استغناء کی وجہ سے اس پر کرامات کا ظہور نہ ہو گا یہی وجہ ہے کہ تابعین میں بہ نسبت صحابہ کرام ؓ کے کرامات زیادہ ظاہر ہوئیں۔

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

خرق عادت سے بسا اوقات آدمی کا درجہ کم ہو جاتا ہے اس لیے اکثر صالحین ایسی باتوں سے استغفار کرتے رہے جیسے دیگر گناہوں سے توبہ کی جاتی ہے بعض پر کرامات کا ظہور ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے دور ہونے کا سوال کرتے اور سب کے سب اپنے طالبوں، سالکوں سے یہی کہتے رہتے کہ کرامات پر اعتماد نہ کرنا، نہ ان کو مطمع نظر قرار دینا، نہ ان سے خوش ہونا اگرچہ تمہارے خیال میں وہ کرامات ہی کیوں نہ ہوں۔

{الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان
مصنفہ امام ابن تیمیہ ؒ}

المختصر ائمہ ھدیٰ نے شرعی نقطۂ نگاہ سے کرامت کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی نہ اسے ولائت کا جز قرار دیا کہ ہر ولی سے کرامت کا صدور ضروری ہو اگر کسی متبع سنت، مومن کامل، متقی پرہیزگار سے کرامت کا ظہور ہو جائے تو اس سے انکار بھی نہیں یہی عقیدہ اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یعنی اہل سنت والجماعت کا ہے اور یہی ہر مسلمان کا ہونا چاہیئے اور افراط و تفریط سے بچنا چاہیئے نہ تو کرامات کا انکار کرنا چاہیئے اور نہ ہی اسے معیار ولایت سمجھنا چاہیئے کہ جس سے کرامت ظاہر ہو وہ "ولی" ہے اور جس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو خواہ وہ متقی، پرہیزگار، متبع سنت ہی کیوں نہ ہو وہ ولی نہیں۔

## ارہاص

جب کوئی خرق عادت کسی نبی کے دعویٰ نبوت سے یعنی بعثت اور تحدی سے پہلے ظاہر ہو تو اس کو ارہاص کہتے ہیں اگر کسی غیر نبی کے ہاتھ پر اتباع رسول کی برکت سے اس قسم کے خارق عادت کا صدور ہو تو اس کا نام کرامت ہے۔

## کرامت نبی کا معجزہ ہوتا ہے

ولی اللہ متقی اور نبی کا صحیح معنی میں فرمانبردار ہوتا ہے اس لیے اس کو کرامت سے سرفراز کیا جاتا ہے جو کہ کرامت اتباع رسول سے حاصل ہوتی ہے اس لیے کرامت درحقیقت نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔

## اہلحدیث اور ولی اللہ

جہلا کہتے ہیں کہ اہلحدیث ولی نہیں ہوتے مگر ہم کہتے ہیں اور دعویٰ سے کہتے ہیں اور بدلائل ثابت کر سکتے ہیں کہ کوئی ولی ایسا نہیں جو اہلحدیث نہ ہو سرتاج اولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی بھی اہلحدیث تھے سلف سے لے کر خلف تک اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے لے کر اب تک تاریخ کی ورق گردانی کریجیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی ولی اللہ ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں گزرا جو اتباع سنّت کا شیدائی اور حبِ نبوی میں سرشار نہ ہو پس جب کسی کے دل میں یہ دو چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو وہ اہلِ حدیث نہ ہو گا تو اور کون ہو گا؟ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا مدعی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے تو وہ اولیاء اللہ میں سے کیونکر ہو سکتا ہے پس یقین جان لیجئے کہ ولی بننے کے لیے اہلِ حدیث ہونا ضروری ہے اور اہلِ حدیث وہی ہو سکتا ہے جو سنت کا عاشق اور حدیث کا گرویدہ ہو پس اہلِ حدیث سے زیادہ سنتِ نبویؐ کا پابند اور رسوؐل کا محب اور کون ہو سکتا ہے؟ جس شخص کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا گہرا ہو گا اور اسے آپ کی سنت کا عشق ہو گا تو وہ اتنا ہی زیادہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گا اور یقیناً ولی اللہ ہو گا۔

مسلکِ سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک
جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

ہر کہ بر دین محمد شد خدا ⁂ مے رسد در مرتبۂ اولیاء

## مولانا حافظ محمد لکھویؒ اور کرامت

مولانا حافظ محمد لکھویؒ مشہور اہلحدیث ولی اللہ گزرے ہیں انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پنجابی زبان میں بنام تفسیر محمدی لکھا زینت الاسلام ۔ احوال الآخرت ۔ انواع محمدی ان کی مشہور کتابیں ہیں ۔چنانچہ آپ معجزہ اور کرامت کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معجزہ حق نبیاں کولوں بھی کرامت ولیاں
قدرت کامل رب دیکھاوے ولیاں ہتھ نبیاں
اللہ شرف ایہانوں دیوے کرے قبول دعائیں
موئے جیواوے انہیاں اکھیں کرے بیمار شفائیں
جو رب نہ چاہے مول نہ ہووے ہرگز دوہیں جہانی
نبی ولی سب بندے اس دے نہ مختار نہ ثانی

## مولانا عبدالستارؒ اور ولی اللہ

مولانا عبدالستارؒ کا شمار مشہور اہلِ اللہ میں ہوتا ہے انہوں نے قصص المحسنین۔ اکرام محمدی۔ مجموعہ اشعار کتابیں لکھی ہیں جو بڑی مقبول ہوئیں۔ وہ لکھتے ہیں : www.KitaboSunnat.com

قسم خدا دی ولیاں دا شان نہ مول گھٹاواں
شان گھٹاون والا کافر ہیں کیوں دوزخ جاواں
پر ولی نبی سب حکم قرآنوں تابعدار امر دے
مشرک راضی جے میں آکھاں جو چاہن سو کردے
عبدالستارا مشرک لوکاں ایہو یقین خرابی
آپ خدا تھیں منکر ہوون نیبوں کہن وہابی

## شیخ الاسلام امام المناظرین حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور رسالت و ولایت

لکھتے ہیں کہ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ تمام مخلوق میں سید البشر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء ہیں سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو قیامت کے دن شفاعت کبریٰ وصغریٰ کریں گے کیونکہ خدا فرماتا ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔ یعنی جو لوگ زیادہ متقی اور پرہیزگار ہیں وہی اللہ کے نزدیک معزز ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے برابر کوئی شخص تقویٰ اختیار نہیں کر سکتا نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں سب اولادِ آدم کا سردار ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا بلکہ بطور تعلیم بتلاتا ہوں اسی آیت کے مطابق اولیاء اللہ عام اُمت سے افضل ہیں کیونکہ آیت موصوفہ نے ایک عام قاعدہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قرب اور اکرام کا مدار تقویٰ اور پرہیزگاری ہے پس جو کوئی جس قدر تقویٰ شعار ہوگا اُسی قدر خدا کے نزدیک مکرم ومحترم ہوگا۔

## اولیاء اللہ کی تحقیر فسق ہے

اہلحدیث کا مذہب ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اولیاء کی (جن کا تقویٰ، طہارت معلوم اور ثابت ہو) توہین کرنے والا یا ان کی نسبت بدظنی یا تحقیر کرنے والا فاسق ہے۔

(اہلحدیث کا مذہب صے)

## اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام شریعت کا صحیح نمونہ ہیں

صوفیائے کرام واولیائے عظام کی محبت اور ان کی تعظیم وتکریم ایمان کی علامت ہے اور اُن سے بغض وعناد رکھنا گمراہی اور ضلالت ہے کیونکہ اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شریعت کا ایک صحیح نمونہ ہیں بلکہ یوں سمجھیئے کہ شریعت کی انہوں ہی نے تعمیل کر کے دکھائی ہے پھر کیا جو شخص شریعت کی پابندی کرے بلکہ اس کا صحیح نمونہ ہو اس سے کینہ وعداوت رکھنے والا ایماندار اور مسلمان ہو سکتا ہے؟ حاشا و کلا حدیث قدسی میں ہے مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) خدا فرماتا ہے جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھے میرا اس سے اعلان جنگ ہے (شریعت اور طریقت ص۱۰)

## تعظیم وتکریم کا معنی

غور طلب بات یہ ہے کہ تعظیم وتکریم کے کیا معنی ہیں؟ عیسائی اور مسلمان دونوں تو ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتی ہیں مگر دونوں کی تعظیم میں فرق ہے۔ عیسائی تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا اور معبود سمجھنا تعظیم جانتے ہیں مگر مسلمان ایسی تعظیم کو کفر کہتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود ایسی تعظیم سے منع فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ تعظیم وتکریم بھی وہی درست اور صحیح ہے جو ان بزرگوں کی منشاء کے مطابق ہو پس آجکل جو ان بزرگوں کی تعظیم وتکریم میں خود ان بزرگوں کے خلاف منشاء زیادتیاں ہو رہی ہیں وہ ہرگز تعظیم نہیں بلکہ بے ادبی ہے جس سے ناحق ان بزرگوں کو قیامت کے دن خدا کے سامنے جواب دہی لازم ہوگی جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر صلحاء کی نسبت قرآن شریف میں مذکور ہے۔

یَوْمَ یَحْشُرُھُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

ترجمہ: کہ جس روز اللہ انکو اور ان کے معبودوں کو جن کو یہ لوگ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا ۔

(پ ۱۸ ع ۱۷)

کے سوا پوجتے ہیں سب کو جمع کریگا تو کہے گا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا (کہ تم سے دُعائیں مانگتے رہے) یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے وہ کہیں گے خداوندا تو پاک ہے ہمیں تو خود لائق نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو اپنا متولی سمجھیں مگر تو نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو فراخی دی تھی اس لیے یہ لوگ نصیحت بھول گئے اور تباہ ہوئے ۔

## اولیاء کرام کی بے ادبی

بڑی بے ادبی جو بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کی کی جاتی ہے یہ ہے جو اُن کے خلاف منشاء اُن سے استمداد اور حاجت روائی طلب کی جاتی ہے مثلاً تکلیف کے وقت یہ وظیفہ پڑھنا کہ اِمْدَادْ کُنْ اِمْدَادْ کُنْ اَزْ بَنْدِ غم آزاد کُن ۔ در دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبد القادرا یا مثلاً شَيْئًا لِلّٰهِ يَا عَبْدُ الْقَادِرَا ۔ جس کے معنی ہیں اے پیر صاحب کچھ دیجیے جس کی کوئی تعیین بھی نہیں کہ وہ کیا ہے سراسر ان کے خلاف منشاء ہے کیونکہ حضرت محبوب سبحانی مخدوم جہانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں :

اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ — جب تم سوال کرو اللہ ہی سے کیا کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَوْ جَهَدَ الْعِبَادُ اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَقْضِهِ اللّٰهُ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ جَهَدَ الْعِبَادُ اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَقْضِهِ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا۔
(فتوح الغیب مقالہ ۴۳)

اور جب تم مدد چاہو اللہ ہی سے چاہو اگر تمام بندے تمہیں کسی قسم کا نفع پہنچانا چاہیں جو خدا نے تمہاری قسمت میں نہیں کیا تو کبھی بھی تمہیں نفع نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تمام بندے مل کر کوشش کریں کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائیں جو خدا نے تمہارے مقدر میں نہیں کیا تو کبھی نہیں پہنچا سکتے۔

## اولیاء اللہ سے مدد نہ مانگی جائے تو اُن کی بزرگی کے معنی کیا ہوئے؟

افسوس ہے کہ مسلمانوں کی سادگی کی یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا اولیاء اللہ کی فضیلت کم ہے کہ ان کی فرمانبرداری کا ہم کو حکم ہے وہ خدا کے نیک بندے ہیں۔ ان کی دُعائیں اکثر خدا قبول فرماتا ہے وہ قبر اور قیامت کے عذاب سے محفوظ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ یعنی نیک بندے قیامت کے دن گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے یہ نہیں کہ ان کو خدائی میں کسی طرح کا دخل مل گیا ہے۔ اُن سے مدد مانگی جائے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ۔ پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں سب چیزوں کا اختیار ہے اور وہ سب مخلوق کو جانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**خلاصہ** یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت ایمان ہے اور عداوت بے ایمانی کا نشان ہے ایسا ہی برخلاف حکم قرآن حدیث اور ان کی منشاء کے خلاف اُن سے استمداد کرنا۔ اٹھتے بیٹھتے ان کے نام کا وظیفہ پڑھنا بھی اسلام اور ایمان کے خلاف ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے۔

بگرداب بلا افتاد کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی

بلکہ وہ تو بحکم اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اللہ ہی سے مدد مانگنا سکھاتے ہیں۔

## شیخ الاسلام امرتسریؒ کی نایاب تقریر

۲۲۔۲۳۔۲۴ فروری ۱۹۰۱ء کو لاہور میں جلسہ شاندار ہم

انجمن حمایت الاسلام کی نگرانی میں منعقد ہوا تھا جس میں امام المناظرین مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے تہذیب اور شائستگی کے موضوع پر تقریر کی تھی جس میں اولیاء کرام کے متعلق آپ نے جو ارشاد فرمایا درج ذیل ہے:

"اس کے علاوہ ایک مضمون خاص ہے جو بڑے بڑے مہذبوں کا حصہ ہے جن کو قرآن شریف کی اصطلاح میں عباد الرحمن اور اہل دل لوگوں کے محاورہ میں صوفیاء کرام کہا جاتا ہے۔ واقعی وہ مضموں انہی کا حصہ ہے اس کی کوئی بڑی تفصیل نہیں صرف دو لفظوں میں خدا کی پاک کتاب نے بتلا دیا ہے کہ گو اس کی تفسیر اور شرح میں تمام صوفیاء اور علماء آج تک لکھتے گئے اور لکھتے ہیں اور لکھیں گے وہ فقرہ صرف اتنا ہی ہے سامعین ذرہ دل لگا کر سنیں تو کہوں وہ فقرہ دو ہی لفظوں میں ہے مگر دو نوسو نے سے لکھنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قابل چنانچہ ارشاد ہے۔ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا (مزمل) اپنے مالک کا ہو رہ اور اسی سے مل جا یہی وہ مضمون ہے جس کو فنا فی اللہ یا بقا باللہ وحدۃ الوجود نام رکھ لیں یا وحدۃ الشہود سب اسی کے ثمرات اور فروعات ہیں یہی وہ مضمون ہے جس کی تفصیل حدیث شریف میں یوں آئی ہے کہ خدا فرماتا ہے میرا بندہ نوافل پڑھتا ہوا مجھ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں اور میں ہی اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے غرض سب کچھ میں ہی ہو جاتا ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر کسی دروازے پر جائیں تو دروازہ ان کے لیے نہیں کھولا جاتا بات کریں تو کوئی نہیں سنتا مگر خدا کے ساتھ اُن کا وہ تعلق ہوتا ہے کہ اگر قسم کھا کر کہہ دیں کہ آج یہ ہوگا تو خدا تعالیٰ ضرور ویسا ہی کر دیتا ہے۔

مولانا رومؒ نے کیا ہی ٹھیک فرمایا ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

لیکن سوال یہ ہے کہ خدا اُن کے چمڑے کے ہاتھ بن جاتا ہے یا وہ بے چمڑہ ہو جاتے ہیں نہیں نہ تو خدا ہی چمڑہ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ بے چمڑہ ہو جاتے ہیں بلکہ یہی چمڑہ اور یہی ہڈیاں جو ہم میں ہیں یہی اُن میں ہوتی ہیں ہاں فرق صرف اتنا ہے کہ ان کا چمڑہ دباغت کیا ہوا ہوتا ہے جو بدبو نہیں پکڑتا اور ہمارا چمڑہ خام ہے جو بہت جلد متغیر ہو جاتا ہے یعنی وہ اپنے تمام اعضا سے وہی کام لیتے ہیں جو اُن اعضاء کے خالق نے اُن سے لینے کو فرمائے ہیں غرض اُن کے تمام اعضاء خدا کی رضا جوئی میں ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے سوا کوئی غرض ہی نہیں ہوتی کسی امر پر راضی ہوتے ہیں تو محض اس لیے ہوتے ہیں کہ اُن کے خالق نے اس پر راضی ہونے کا حکم کیا ہے اور اگر ناراض ہوتے ہیں تو فقط اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ مالک نے اس پر غضب کرنے کا امر فرمایا ہے چنانچہ ایک روائت ان معنی کی سُناتا ہوں ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ایک کافر کو گرایا قریب تھا کہ اس کی گردن اُتار دیتے اتنے میں اُس نے چہرۂ مبارک پر تھوک دیا فوراً چھوڑ کر الگ ہو گئے یہ خلاف قاعدہ حرکت دیکھ کر اُس نے متحیرانہ سوال کیا کہ حضرت یہ تو فرمائیے آپ نے مجھ پر ایسا قابو پا کر چھوڑ کیوں دیا فرمایا جب تک تو نے مجھ پر تھوکا نہ تھا تب تک تو میرا سارا کام اللہ کے لیے تھا لیکن جب تو نے مجھ پر تھوک دیا تو مجھے اپنی ذات کی وجہ سے سخت رنج ہوا پس میں نے مناسب نہ جانا کہ ایک ہی کام میں خدا کی رضا جوئی کے ساتھ اپنا حصہ بھی ملا دوں جس سے ایک قسم کا خفیہ شرک لازم آئے اللہ اللہ مولانا رومؒ نے کیا ہی سچ فرمایا ہے ؎

تا ہویٰ تازہ است ایماں تازہ نیست　　کیں ہویٰ جز قفل آں دروازہ نیست
ہر کہ خود را از ہویٰ خود باز کرد　　گوش خود را آشنائے راز کرد

یعنی جب تک انسان اپنی خواہش کے پھندے میں ہے اس کی رسائی وہاں تک نہیں ہو سکتی جہاں اس کو جانا ہے ہاں البتہ جنہوں نے اپنی خواہش کے پھندے میں ہے اس کی رسائی وہاں تک نہیں ہو سکتی جہاں اس کو جانا ہے ہاں البتہ جنہوں نے اپنی خواہش کو چھوڑ دیا وہی اس راز سے مطلع ہوئے۔ مثنوی کے محشی اور شراح اس موقع پر لکھتے ہیں کہ مولانا مرحوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے ان شعروں میں اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں سالار قافلہ فداہ ابی وامی فرماتے ہیں لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی یَکُوۡنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئۡتُ بِہٖ یعنی کوئی شخص مسلمان اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اور دلی اُمنگ بھی میری ہدایت کے تابع نہ ہو جائے یعنی عمل خلاف تو کجا دل میں ارادہ بھی مخالفت کا جگہ نہ پکڑے انہی معنوں کی تشریح زیادہ سننی ہو تو مولانا الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی فتوح الغیب دیکھو فرماتے ہیں : لَا اٰکُلُ حَتّٰی یُقَالَ لِیۡ یَا عَبۡدَ الۡقَادِرِ کُلۡ وَلَا اَشۡرَبُ حَتّٰی یُقَالَ لِیۡ یَا عَبۡدَ الۡقَادِرِ اِشۡرَبۡ یعنی جب تک مجھے فرمان نہیں ہوتا کہ عبدالقادر کھا یا پی میں نہ کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں ان معنوں کی اور زیادہ تشریح سننی ہو تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہا کا واقع سنو۔ ایک دفعہ غلام نے مٹھائی لا کر کھلائی کھا کر دریافت فرمایا کہ یہ مٹھائی کہاں سے لایا تھا اُس نے عرض کی حضرت کفر کے زمانہ میں رمل ڈالا کرتا تھا اُس لحاظ میں مجھے ایک شخص نے یہ مٹھائی دی تھی یہ سنتے ہی فوراً منہ میں انگلی ڈالی اور تمام مٹھائی قے کر دی کہ یہ مشتبہ کھانا جو ناجائز لحاظ سے حاصل کیا ہوا ہے میں اپنے پیٹ میں رکھنا نہیں چاہتا یہ ہیں اعلیٰ درجہ کے مہذب اور یہ ہیں اعلیٰ مرتبہ کے ہیڈ جنٹلمین میں سچ کہتا ہوں اور اپنا دلی عقیدہ بتلاتا ہوں کہ اسلام کے زندہ نمونہ ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کو صوفیائے کرام سے موسوم کریں یا مشائخ عظام کے اسم مسمّٰی، ورنہ ہم ہمارے ہی حق میں کسی صاحب نے کہا ہے ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد وائے گر از پس امروز بود فردا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عام طور پر مشہور ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ اہلحدیث صوفیاء سے منکر ہیں مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں منکر ہونے لگے موٹی اور بدیہی دلیل اس امر کی تکذیب کی یہ ہے کہ فرقہ اہلحدیث جن معنی سے اپنے آپ کو اہلحدیث کہتا ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ احادیث صحیحہ میں وارد ہے اس پر عمل کرتے ہیں کسی کی رو رعائت نہ کی جائے یہ ہے خلاصہ اہلحدیث کے مذہب کا۔ کہیں میں نے جو صوفیائے کرام کے اقوال آپ لوگوں کو سُنائے ہیں وہ تو اتنے پر ہی بس نہیں کرتے بلکہ وہ تو کھانا بھی جب ہی کھائیں کہ حکم سرکاری پہنچے اور پانی بھی جب ہی پئیں کہ فرمانِ خداوندی سے اجازت حاصل کریں بھلا جس فرقہ اور جماعت کا موضوع ہی تبتل الی اللہ ہو اُس سے کوئی مسلمان تو کیا کوئی شخص خدا کا قائل بھی انکار کر سکتا ہے علاوہ اس کے مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ جس فرقہ میں مولانا سید احمد بریلویؒ اور مولانا اسمٰعیلؒ شہید اور مولانا عبد اللہ صاحب غزنوی رحمہم اللہ جیسے صوفی مشرب قریب العہد گزرے ہیں اُس فرقہ کی نسبت یہ انکار کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے مولانا نواب صدیق حسن خاں مرحوم فرماتے ہیں ؎

فَنَ التَّصَوُّفِ مَا اَدَقَّ بَیَانَہٗ ۔۔۔ مُتَحَیِّرٌ فِیْہِ الْاِمَامُ الرَّازِیُّ

یعنی تصوف کا فن ایسا باریک ہے کہ امام رازی جیسے فاضل بھی اس میں حیران و سرگرداں ہیں ہاں یہ ٹھیک ہے کہ بعض صوفیا جو دراصل تصوف سے اُن کو ایسی ہی نسبت ہوتی ہے جیسی کہ مجھ کو اسلام سے چنانچہ میری طرف سے کسی صاحب نے نہایت خوب لکھا ہے ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وائے برمن وائے برایمان من | کفر دارد عار از اسلام منؔ

ایسے صوفیاء سے کوئی عالم یا واقف شریعت ناراض ہو تو اس کو تصوف سے منکر نہیں کہا جائے گا بلکہ ایسوں سے انکار کرنا ہی تصوف ہے چنانچہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست | پس بہر دستے بناید داد دست

## صوفیاء یعنی اولیاء اللہ کی پہچان

مولانا شہاب الدین سہروردی اپنی کتاب عوارف المعارف میں صوفیاء کی پہچان لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس کے اعمال پہ دو شاہد عدل گواہی دیں۔ شاہد عدل کون ہیں؟ کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمانِ خداوندی ضرور واجب الاذعان ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا۔ (پ ۲۱ ع ۱۹)

ترجمہ: تم لوگوں کے لیے یعنی ایسے شخص کے لیے جو اللہ سے اور روزِ آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتا ہو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔

(ماخوذ از ماہواری رسالہ انجمن حمایت الاسلام لاہور مطابق مارچ ۱۹۰۱ء)

## حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ اور اولیاء اللہ

فرماتے ہیں اسی طرح ولائت خدا کے ہاں بڑی بزرگی کی چیز ہے لیکن نبوت سے فروتر ہے جملہ اولیاء خدا کے پیغمبروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے فرماں بردار ہوتے ہیں اور وہ ان کے احکام وسنن سے ذرہ بھر بھی سرتابی نہیں کر سکتے پس محبت و تعظیم کی حقیقی اور واقعی صورت یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو مقامِ نبوت تک نہ لے جائیں اور انبیاء کو الوہیت تک نہ پہنچائیں تاکہ اسلام میں ہندویت اور نصرانیت داخل نہ ہو جائے اسی معنی میں کہا گیا ہے ؎

حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

یعنی تو مراتب کے حدود کی حفاظت نہیں کرتا تو تو زندیق و بے دین ہے۔"

(صـ ۶۶، ۶۷ : اَلْعُجَالَةُ الْحَضْرِيَّةِ فِيْ جَمْعِ الرِّسَالَةِ وَالْبَشَرِيَّةِ)

غالی حضرات اہلحدیث پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ انبیاء وصلحاء کے مقام اور ان کی شان کے منکر ہیں اور ان کو نہیں مانتے حضرت مولانا سیالکوٹیؒ نے ان کو سمجھانے کی پوری پوری کوشش کی ہے کہ یہ بہتان ہے فرماتے ہیں ہم ان مسلمانوں کو ان کے اور عیسائیوں اور شیعوں کے ایسے ہی اختلافات سے سمجھاتے ہیں اگر کسی میں ذرہ بھر بھی شعور اور انصاف ہوگا تو پھر حق بات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ مولانا سیالکوٹیؒ فرماتے ہیں :

۱۔ (ا) ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بشریت و رسالت سے اوپر جو بڑھاتے ہیں تو محبت و تعظیم کی وجہ سے بڑھاتے ہیں یا کیسے ؟

(ب) اور آپ حضرت عیسیٰؑ کی تعظیم و محبت کو واجب جانتے ہیں یا نہیں ؟

(ج) باوجود اس کے کیا عیسائی تمہاری نسبت یہ خیال رکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ تم حضرت عیسیٰؑ کی محبت کا حق ادا کرتے ہو؟

(د) اگر نہیں تو حق کس طرف ہے۔ تمہاری طرف یا اُن کی طرف؟ تمہاری طرف ہے تو کیوں؟

۲۔ (ا) اہلِ تشیع حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کی شان میں جو غلو کرتے ہیں یہ محبت و تعظیم کی وجہ سے کرتے ہیں یا کیسے؟

(ب) آپ بھی حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ سے محبت کرتے ہیں یا نہیں؟

(ج) باوجود اس کے کیا اہلِ تشیع آپ کی نسبت یہ خیال رکھتے ہیں کہ آپ اہلِ بیتؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کی محبت کا حق ادا کرتے ہیں؟

(د) اگر وہ ایسا خیال نہیں کرتے تو حق کس کی طرف ہے؟ ہے تو کیوں؟

ان ہر دو مثالوں کے جوابات کو ذہن میں رکھ کر اب یہ سوچو کہ اگر آپ انبیاء و صلحاء کو اُن کے واجبی رتبہ سے بڑھائیں اور ان کی شان و محبت میں عیسائیوں اور شیعوں کی طرح غلو کریں اور بے چارے اہلحدیث کو ان کو ان کے واجبی رتبے پر رکھتے ہوئے اُن سے محبت کریں اور ان کی تابعداری میں کئی قسم کی اذیتیں اور طعن و تشنیع بھی اٹھائیں تو حق کس طرف ہوگا؟ آپ کی طرف یا اہلحدیث کی طرف؟

جو فیصلہ جو آپ اپنے لیے عیسائیوں اور شیعوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں وہی فیصلہ آپ اہلحدیث کے لیے اپنے مقابلہ میں کیوں نہیں کرتے ورنہ بتایا جائے کہ آپ کے غلو میں اور عیسائیوں اور شیعوں کے غلو میں کیا فرق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## غالی حضرات اور اہلحدیث میں نزاع کی وجہ

اہلحدیث قرآن پاک اور حدیث کے مطابق اولیاء اللہ کو مومن، متقی اور مقرب بارگاہ الٰہی سمجھتے ہیں اور اُن سے محبت رکھنا اور اُن سے صحبت رکھنا اور ان کی اطاعت و فرماں برداری عین ایمان اور اپنے لیے باعث عز و شرف سمجھتے ہیں اور ان کی کرامات صحیحہ مستندہ کو تسلیم کرتے ہیں مگر غلط، بے ثبوت اور جھوٹی حکایات کو نہیں مانتے۔ غالی حضرات اس طرح اولیاء اللہ کو ماننے کو ماننا نہیں مانتے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ماننا تو یہ ہے کہ ان کو حاجت روا، مشکلکشا، لیکھ میں میکھ مارنے والے، لڑکا دینے والے، بگڑی کو سنوارنے والے، حاضر ناظر اور غیب جاننے والے، نظام عالم کو چلانے والے مانا جائے اہلحدیث اولیاء اللہ کو اس طرح نہیں مانتے کیونکہ ایسا ماننا تو ان کو صفات الٰہی میں شریک ٹھہرانا ہے یہ تو صراحۃً قرآن حدیث کے خلاف۔ ان کی تعلیمات کے خلاف ان کے مقام و مرتبہ کو نہ سمجھنے کے مترادف ہے۔ بلکہ اولیاء اللہ کو اس طرح ماننا تو نہ ماننا ہے جس طرح عیسائیوں کا حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا وغیرہ ماننا اور شیعوں کا حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ کو ماننا قرآن و حدیث کی تعلیمات کے خلاف ہے ٹھیک اسی طرح اولیاء کرام کو غالی حضرات کی طرح ماننا بھی قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ آخر میں انصاف پسند قارئین سے کہوں گا کہ وہ اس بات پر ضرور غور کریں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا اور مقتدا مانتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن  پس حدیث مصطفٰے برجاں مسلم داشتن

اوران کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ؎

کہ ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار  مت دیکھ کسی کا قول و قرار

وہ اولیاء اللہ کو عزت وتکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کرامت اولیاء کو تسلیم کرتے ہیں اُن کی صحبت اور مجلس کو اپنے لیے باعث عزّوشرف سمجھتے ہیں۔ ان کو اللہ کے نیک اور صالح بندے سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کو اولیاء اللہ کا دشمن کہنا کہاں کا انصاف ہے۔ اہلحدیث کی بدگوئی کرنا اور بُرا بھلا کہنا تو بقول شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بدعتی ہونے کا اعتراف ہے۔ اور ذرا یہ تو بتائیں کہ قرآن وحدیث کی پیروی کرنا عین اسلام نہیں تو پھر بتایا جائے کہ اسلام کسے کہتے ہیں ؎

اہلحدیث بُرا کی دسّن مینوں بھی بتلاؤ
کی کجھ کفر یا شرک سکھاون واضح کر سمجھاؤ
دسّن چال ابراراں والی واضح کر سمجھاون
کفروں شرکوں بہت ڈراون اہ توحید سکھاون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# (اضافہ مفیدہ)

## بعد مرگ کرامات کا سلسلہ

معجزات اور کرامات دو قسم کے ہیں ایک عملی دوم علمی۔ عملی یہ ہے کہ ان کے ہاتھ (ذریعہ) سے خلاف عادت کوئی کام ہو جائے جیسے شق القمر وغیرہ یہ تو بعد انتقال ختم ہو جاتا ہے علمی یہ کہ آئندہ زمانہ کے متعلق کوئی خبر دی ہو وہ بعد انتقال پوری ہو جائے اس قسم کی کرامت بعد انتقال بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس[۳۰] دجّال ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا یا فرمایا تھا کہ میرے بعد اسلام کا نام ہی نام رہ جائے گا چنانچہ یہی ہو رہا ہے اس قسم کے معجزات یا کرامات بعد انتقال بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

## مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

کسی بزرگ کا قول ہے اس کے معنی ہیں جو کوئی اپنے آپ کو بغور دیکھے کہ میں کیسا عاجز محتاج ہوں وہ خدا کو پہچان جاتا ہے۔ کیونکہ یہ انسان کو خدا کی ہستی کا ثبوت دیتی ہے۔

## انبیاء اولیاء سے بعد وفات فیوضات روحانی

جس فیض روحانی کے اہل بدعت قائل ہیں کہ ان سے استمداد وغیرہ کی جائے یہ غلط ہے ہاں خوابات میں ملاقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے انکار نہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوتی ہے مسائل بھی دریافت کر لیے جاتے ہیں اسی طرح دوسرے بزرگ بھی ملتے ہیں مگر یہ شئی اختیاری نہیں جب خدا چاہتا ہے ایسا ہو جاتا ہے جیسے عام طور پر خوابوں کی حالت ہے اور بعض دفعہ شیطانی دھوکے بھی ہوتے ہیں اس لیے یہ کوئی پوری اعتماد والی شئی نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں اگرچہ شیطان نہیں بن سکتا مگر پورا حلیہ کس کو محفوظ ہوتا ہے کہ وہ تمیز کر سکے اور اگر شاذونادر کسی کو محفوظ ہو اور اس کو پوری تسلی ہو جائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو پھر اعتماد ہو سکتا ہے مگر خدا جن کو یہ درجہ دیتا ہے وہ عموماً اپنی حالت کو چھپاتے ہیں اس لیے عام دعویٰ کرنے والوں کے دھوکہ میں نہ آنا چاہیے۔

## شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت

شریعت ان احکام کا نام ہے جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ ان احکام کو بحضور قلب دل لگا کر ادا کرنا طریقت اور حقیقت ہے۔ حقیقت شریعت کے مخالف نہیں ہو سکتی بلکہ حقیقت شریعت کے لیے طریق کار کا نام ہے اس لیے حضرت مجدد سرہندیؒ قدس سرہ فرماتے ہیں کُلُّ حَقِیْقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِیْعَةُ فَهِیَ زَنْدَقَةٌ (مکتوبات) یعنی حقیقت کے جس مسئلہ کو شریعت رد کرے وہ واقعی الحاد اور بے دینی ہے یہ تینوں طریقت حقیقت معرفت دراصل شرعی احکام کے طریق کار کا نام ہے اور یہ تینوں دراصل ایک ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## علم لدُنّی کی تعریف

علم لدُنّی اس علم کو کہتے ہیں جو بغیر کسب و اکتساب کے خدا کی وحی یا الہام سے حاصل ہو اسی لیے سارا قرآن علم لدنّی ہے چنانچہ ارشاد ہے قَدْ اٰتَیْنٰکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا (طٰہٰ)

## وَحْدَۃُ الْوُجُوْد

کی دو تشریحیں ہیں ان دونوں میں وجود کے معنی قابل غور ہیں وجود کے اصلی معنی ہیں مَابِہِ الْمَوْجُوْدِیَت یعنی جس کی وجہ سے کوئی چیز موجود ہو جائے اس کی پہلی تشریح یہ ہے کہ جتنی اشیاء نظر آتی ہیں ان سب کا وجود یعنی مَابِہِ الْمَوْجُوْدِیَتْ صرف ایک ہی چیز ہے اکبر محی الدین ابن عربی قدس اللہ سرہٗ نے اس کے متعلق ایک پُرمعنی رباعی لکھی ہے ؎

لا اٰدم فِیْ الکون ولا ابلیس لا ملک سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبارۃ وانت المعنی یا من ھو للقلوب مقناطیس

شیخ ممدوح فرماتے ہیں کہ دنیا میں کسی چیز کی مستقل ہستی نہیں ہے یہ سب تیری قدرت کے نشان ہیں اور تیری طرف توجہ دلانے والے ہیں۔ یہی مضمون ایک اُردو شاعر نے یوں ادا کیا ہے ؎

نظر آتا ہے جو کچھ نور وحدت کی تجلی ہے
یہ نقش اہل بصیرت کے لیے وجہ تسلّی ہے

اس تشریح کے مطابق وحدۃ الوجود کی مثال یہ ہے کہ کسی مکان کی کوٹھڑیوں میں مختلف رنگ کے شیشے لگا دیئے جائیں کوئی سفید کوئی سرخ کوئی سبز کوئی سیاہ ان کے پیچھے ایک بلب رکھ دیا جائے تو باہر سے دیکھنے والا ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شیشوں کو مختلف رنگوں میں دیکھے گا مگر باریک نظر والا بلب کی وحدت کو ملحوظ رکھے گا قرآن مجید میں اس تشریح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے اللہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اس تشریح کے مطابق وحدۃ الوجود کے معنی وحدۃ الموجد ہوں گے جو بالکل ٹھیک ہے۔

وحدۃ الوجود کی دوسری تشریح میں وحدۃ الموجودات لیے جاتے ہیں چنانچہ صوفیانہ رُباعی اس تشریح کی یوں مظہر ہے ؎

در دلق گدا و در اطلس شاہ ہمہ اوست ۔۔۔ در منزل جاناں چو تو از خویش گزشتی
در انجمن فرق نہاں خانہ جمع ۔۔۔ باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اس عقیدے کے صوفیاء کے نزدیک انجمن فرق سے مراد یہ دنیاوی امتیازات ہیں۔ نہاں خانہ سے مراد وہ وحدت بحث ہے جو ان امتیازات سے پہلے تھی شاعر کہتا ہے اس انجمن دنیا میں بھی اور نہاں خانہ میں بھی وہی ایک ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔ غالب مرحوم گو اس فن کے آدمی نہ تھے مگر پھر بھی کچھ کہہ گئے ؎

جب تجھ بن یہاں نہیں کوئی ۔۔۔ پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

یہ تشریح ایسی ہے کہ اس کو کوئی اہلِ شرع نہیں مان سکتا بدقسمتی سے یہی تشریح زیادہ مشہور بھی ہوگئی ہے۔

## اسلام اور صوفیاء کرام

دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کی اشاعت کے کئی ذرائع تھے ان میں ایک ذریعہ یہ تھا کہ صوفیائے کرام کی وجہ سے اسلام کو بہت ترقی ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مثلاً راجپوتانہ میں اسلام کی اشاعت حضرت معین الدین چشتیؒ کے ذریعہ ہوئی کشمیر میں حضرت علی ہمدانیؒ کے ذریعہ سے اسلام پھیلا۔ دہلی کے گردونواح میں حضرت نظام الدینؒ کا خاص اثر تھا حضرت مجدد صاحب سرہندیؒ کی خدمتِ اسلام بھی خصوصاً قابلِ قدر ہیں رضی اللہ عنہم وارضاہم ان بزرگانِ دین کی خدمتِ اسلام سے کوئی انکار نہیں کرسکتا یہ حضرات اپنے اپنے مسلک کے مطابق متبع سنت تھے حضرت مجدد صاحبؒ (مکتوب) میں فرماتے ہیں:
بہترین مصقلہا برائے زدودن محبت غیر اللہ اتباع سنت است یعنی سب سے بہترین آلہ خدا کی محبت پیدا کرنے اور غیر خدا کی محبت دل سے نکال دینے کا اتباع سنت ہے ان حضرات کے مزارات پر بیٹھنے والے مجاور ان کے ساتھ وہی نسبت رکھتے ہیں جو مولانا روم مرحوم نے اس شعر میں بتائی ہے ؎

آں گدا گوید خدا از بہر ناں — متقی گوید خدا از عین جاں

گدا روٹی کے لیے اللہ اللہ کرتا ہے اور متقی خدا کے عذاب سے بچنے کے لیے خدا کو یاد کرتا ہے ہم بین طور پر آج یہ فرق دیکھ رہے ہیں۔
(ماخوذ از فتاویٰ ثنائیہ شیخ الاسلام عارف باللہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ)

## مسئلہ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود

مولانا جامیؒ نے اپنی کتاب نفحات الانس من حضرات القدس فارسی کے صفحہ ۷ تا ۱۰ بحوالہ ترجمۃ العولاف باب اوّل توحید کے چار مراتب لکھے ہیں۔ ۱۔ توحید ایمانی ۲۔ توحید علمی ۳۔ توحید حالی ۴۔ توحید الٰہی
۱۔ توحید ایمانی: عوام کی توحید ہے یعنی کتاب و سنت کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خدا کو وحدہ لاشریک سمجھنا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا دل میں اس کا اعتقاد رکھنا اور زبان سے اقرار کرنا اور یہ توحید مخبر صادق کی خبر کے تصدیق کرنے کا نتیجہ ہے اور ظاہری علم سے حاصل ہے اور صوفیائے کرام اس توحید میں عام مومنوں کے ساتھ شریک ہیں اور باقی قسموں میں ممتاز ہیں

۲۔ توحید علمی۔ باطنی علم سے حاصل ہوتی ہے جس کو علم الیقین کہتے کہتے ہیں اور وہ اس طرح ہوتی ہے کہ انسان کا یقین اس حد تک پہنچ جائے کہ موجود حقیقی اور مؤثر مطلق بجز خدا کسی کو نہ جانے تمام ذوات صفات اور افعال کو خدا کی ذات۔ صفات اور افعال کے سامنے ہیچ سمجھے ہر ذات کو اس کی ذات کا اثر خیال کرے اور ہر صفت کو اس کی صفت کا پر تو جانے مثلاً جہاں علم۔ قدرت۔ ارادہ۔ سننا۔ دیکھنا پائے ان سب کے خدا تعالیٰ کے علم۔ قدرت۔ ارادہ۔ سننے۔ دیکھنے کے آثار سے سمجھے اسی طرح باقی صفات وافعال کو خیال کرے گویا ظاہری اسباب کا پردہ درمیان نہ دیکھے اور سب کچھ مؤثر حقیقی کی طرف سے سمجھے یہاں تک کہ ظاہری اسباب سے متاثر نہ ہو۔ مگر چونکہ اس مرتبہ میں حجاب باقی رہتا ہے اس لیے اکثر اوقات نظر ظاہری اسباب کی طرف چلی جاتی ہے جو شرک خفی کی قسم ہے۔

۳۔ توحید حالی۔ یہ ہے کہ قریب قریب تمام حجابات درمیان سے اُٹھ جاتے ہیں اور موحد مشاہدہ جمال وجودِ واحد کا کرتا ہے جیسے ستاروں کا نور آفتاب کے نور میں غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قریب قریب تمام موجودات موحد کی نظر سے غائب ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ توحید کی صفت کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجودِ واحد کی صفت دیکھتا ہے اور اپنے مشاہدہ کو بھی اسی وجودِ واحد کی صفت دیکھتا ہے غرض اس کی نظر میں وحدت ہوتی ہے دوئی کا وہاں دخل نہیں رہتا اس طریق سے موحد کی ہستی بحرِ توحید کا ایک قطرہ ہو کر اس میں مضمحل ہو جاتی ہے اور ایسی گھل مل جاتی ہے کہ وہاں انتشار نہیں رہتا اسی بنا پر جنیدؒ بغدادی سرتاجِ صوفیاء نے کہا ہے التوحید معنی یضمحل فیہ الرسوم ویندرج فیہ العلوم یکون اللّٰہ کما یزل یعنی توحید ایک معنی ہے جس میں رسمی وجود حقیقی وجود میں گھل مل جاتے ہیں اور علوم اس میں مندرج ہو جاتے ہیں گویا خدا ویسے کا ویسا ہے کوئی چیز پیدا ہی نہیں کی یہ توحید مشاہدہ سے پیدا ہوتی ہے اور توحید علمی مراقبہ سے مراقبہ ظاہر کی طرف سے توجہ ہٹا کر جمالِ محبوب کی انتظار ہے اور مشاہدہ محبوب کا دیدار ہے توحید علمی میں اکثر لوازم بشریہ باقی رہتے ہیں اور توحیدِ حالی میں تھوڑے باقی رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں ترتیب افعال اور تہذیب اقوال کے ساتھ مکلف ہے اور مکلف اس صورت میں رہ سکتا ہے کہ اس کے ساتھ کچھ لوازم بشریہ رہیں جن کا اس کو مقابلہ کرنا پڑے اسی بنا پر ابوعلی وقاقؒ نے کہا ہے:

التوحید غریم لا یقضی دینہ وغریب لا یؤدی حقہ، یعنی توحید ایسا قرض خورہ ہے کہ اس کا قرض پورا نہیں ہو سکتا اور ایسا مسافر ہے کہ اس کی مہمانی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

دنیا کی کبھی کبھی خالص حقیقت توحید جس میں یکبارگی آثار اور رسمی وجود گم ہو جاتے ہیں۔ بجلی کی چمک کی طرح نمودار ہوتی ہے اور فی الفور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بجھ جاتی ہے اور رسمی وجودات کا اثر دوبارہ لوٹ آتا ہے اس حالت میں شرک خفی کا نام نشان نہیں رہتا۔ انسان کے لیے توحید میں اس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ ممکن نہیں۔

۴۔ **توحیدِ الٰہی**: یہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود اپنی ذات میں بغیر اس کے کہ دوسرا اس کی طرف وحدت کی نسبت کرے ازل میں ہمیشہ وحدت سے موصوف رہا چنانچہ حدیث میں ہے کَانَ اللّٰہُ لَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ یعنی خدا تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کوئی دوسری شیٔ نہ تھی اور اب بھی اسی طرح ہے اور ابدالآباد اسی طرح رہے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ۔ یعنی ہر شیٔ ہلاکت والی ہے مگر خدا کی ذات' اس آیت میں یہ نہیں کہا کہ ہر شیٔ ہلاک ہو جائے گی۔ بلکہ ہالک کہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت بھی ہلاکت والی ہے یعنی نیست اور فانی ہے اس کی مثال اس طرح ہے جیسے رسی جلا دی جائے تو اس کے بٹ بدستور نظر آتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ رسی قائم ہے حالانکہ حقیقت میں رسی فنا ہو چکی ہوتی ہے اور اس حالت کے مشاہدہ کے لیے قیامت کا حوالہ دینا یہ محجوبوں کے لیے ہے ورنہ اربابِ بصیرت اور اصحابِ مشاہدہ جو زمان و مکان کے تنگ کوچہ سے گزر کر خلاصی پا گئے یہ وعدہ اُن کے حق میں قیامت تک اُدھار نہیں بلکہ نقد ہے یعنی محجوبوں کے لیے جو مشاہدہ قیامت کو ہوگا اربابِ بصیرت کے لیے اس وقت ہو رہا ہے۔ یہ توحید نقص و عیب سے بری ہے برخلاف توحید مخلوق کے وہ بوجہ نقصِ وجود کے ناقص ہے یہ چار قسمیں توحید کی صوفیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ہاں مشہور ہیں آخر کی دو وہی ہیں یعنی توحید حالی وحدۃ الشہود ہے اور توحید الٰہی وحدت الوجود ہے یہ اصطلاحات زیادہ تر متاخرین صوفیا ابن عربیؒ وغیرہ کی کتب میں پائی جاتی ہیں متقدمین کی کتب میں نہیں ہاں مراد ان کی صحیح ہے توحید ایمانی اور توحید علمی تو ظاہر ہے توحید حالی کا ذکر اس حدیث میں ہے۔ اِنْ تعبد اللّٰہ کانّک تراہ فان لم تکن تراہ فانّہ یراک یعنی خدا کی اس طرح عبادت کر گویا کہ تو اُس کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو نہ دیکھے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ حالت چونکہ اکثر طور پر ریاضت اور مجاہدہ سے تعلق رکھتی ہے اس لیے سمجھنے کی شئ نہیں ہاں اس کی مثال عاشق و معشوق سے دی جاتی ہے عاشق جس پر معشوق کا تخیّل اتنا غالب ہوتا ہے کہ تمام اشیاء اس کی نظر میں کالعدم ہوتی ہیں۔ اگر دوسری شئے کا نقشہ اس کے سامنے آتا ہے تو محبوب کا خیال اس کے دیکھنے سے حجاب ہو جاتا ہے گویا ہر جگہ اس کو محبوب ہی محبوب نظر آتا ہے خاص کر خدا کی ذات سے کسی کو عشق ہو جائے تو چونکہ تمام اشیاء اس کے آثار اور صفات کا مظہر ہیں اس لیے خدائی عاشق پر اس حالت کا زیادہ اثر ہوتا ہے یہاں تک کہ ہر شئی سے اس کو خدا نظر آتا ہے وہ شئ نظر نہیں آتی جیسے شیشہ دیکھنے کے وقت چہرے پر نظر پڑتی ہے نہ کہ شیشہ پر۔

شیخ مخدوم علی ہجویریؒ نے اپنی کتاب کشف المحجوب باب مشاہدہ میں صوفیائے کرام کے اقوال لکھے ہیں جن کا خلاصہ یہی ہے جو بیان ہوا کہ غلبۂ محبت اور کمالِ یقین کی وجہ سے ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ غیرِ خدا پر نظر ہی نہیں پڑتی مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خواص کی دو حالتیں ہیں جلوت اور خلوت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"ہزار عابد سے شیطان اتنا نہیں ڈرتا جتنا ایک عالم سے ڈرتا ہے"۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم) جو شخص محض گوشہ نشینی کو بڑا کمال سمجھے ہوئے ہیں اور اپنی عمر اسی میں گزار دیتے ہیں وہ علمائے ربّانی کی نسبت بڑے خسارہ میں ہیں اگرچہ ذاتی طور پر ان کی طبیعت کو اطمینان وسکون زیادہ ہو اور ذوق عبادت اور حلاوت ذکر میں خواہ کتنے بڑھے ہوئے ہوں۔

## توحیدِ الٰہی میں لغزش

توحید کے متعلق بہت دنیا بہکی ہوئی ہے۔ بعض تو اس کا مطلب "ہمہ اوست" سمجھتے ہیں یعنی ہر شئی عین خدا ہے جیسے برف اور پانی بظاہر دو معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت ایک ہے اسی طرح خدا اور دیگر موجودات ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ تمام موجودات وحدتِ حقیقی کا عکس ہیں جیسے ایک شخص کے اردگرد کئی شیشے رکھ دیئے جائیں تو سب میں اس کا عکس پڑتا ہے ایسے ہی خدا اصل ہے اور باقی اشیاء اس کا عکس ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کلی جزی کی مثال ہے جیسے انسان اور زید، بکر، عمرو ہیں حقیقت سب کی خدا ہے اور یہ تعینات حوادث ہیں غرض دنیا عجیب گورکھ دھندے میں پڑی ہوئی ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔

## صحیح راستہ

اس میں یہ ہے کہ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ سوا خدا کے کوئی شئے حقیقتاً موجود نہیں اور جو کچھ نظر آرہا ہے یہ محض توہمات ہیں جیسے سوفسطائیہ فرقہ کہتا ہے کہ آگ کی گرمی اور پانی کی برودت وہمی اور خیالی چیز ہے تو یہ سراسر گمراہی ہے اور اگر اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"ہزار عابد سے شیطان اتنا نہیں ڈرتا جتنا ایک عالم سے ڈرتا ہے"۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم) جو شخص محض گوشہ نشینی کو بڑا کمال سمجھے ہوئے ہیں اور اپنی عمر اسی میں گزار دیتے ہیں وہ علمائے ربانی کی نسبت بڑے خسارہ میں ہیں اگرچہ ذاتی طور پر ان کی طبیعت کو اطمینان وسکون زیادہ ہو اور ذوق عبادت اور حلاوت ذکر میں خواہ کتنے بڑھے ہوئے ہوں۔

## توحیدِ الٰہی میں لغزش

توحید کے متعلق بہت دنیا بھکی ہوئی ہے۔ بعض تو اس کا مطلب "ہمہ اوست" سمجھے ہیں یعنی ہر شئی عین خدا ہے جیسے برف اور پانی بظاہر دو معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت ایک ہے اسی طرح خدا اور دیگر موجودات ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ تمام موجودات وحدتِ حقیقی کا عکس ہیں جیسے ایک شخص کے اردگرد کئی شیشے رکھ دیئے جائیں تو سب میں اس کا عکس پڑتا ہے ایسے ہی خدا اصل ہے اور باقی اشیاء اس کا عکس ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کلی جزی کی مثال ہے جیسے انسان اور زید۔ بکر۔ عمرو ہیں حقیقت سب کی خدا ہے اور یہ تعینات حوادث ہیں غرض دنیا عجیب گورکھ دھندے میں پڑی ہوئی ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔

## صحیح راستہ

اس میں یہ ہے کہ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ سوا خدا کے کوئی شئے حقیقتاً موجود نہیں اور جو کچھ نظر آرہا ہے یہ محض توہمات ہیں جیسے سوفسطائیہ فرقہ کہتا ہے کہ آگ کی گرمی اور پانی کی برودت وہمی اور خیالی چیز ہے تو یہ سراسر گمراہی ہے اور اگر اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ مطلب ہے کہ یہ موجودات انسانی ایجادات کی طرح نہیں کہ انسان کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہتی ہیں بلکہ ان کا وجود خدا کے سہارے پر ہے اگر ادھر سے قطع تعلق فرض کیا جائے تو ان کا کوئی وجود نہیں تو یہ مطلب صحیح ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بجلی کا کرنٹ (برقی رو) قمقموں کے لیے ہے گویا حقیقت میں اس وقت بھی ہر شے فانی ہے مگر ایک علمی رنگ میں اس کو سمجھنا ہے اور ایک حقیقت کا سامنے آنا ہے علمی رنگ میں تو سمجھنے والے بہت ہیں مگر حقیقت کا اس طرح سامنے آنا جیسے آنکھوں سے کوئی شئی دیکھی جاتی ہے یہ خاص ارباب بصیرت کا حصہ ہے گویا قیامت والی فنا اس وقت ان کے سامنے ہے پس آیہ کریمہ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ . ان کے حق میں نقد ہے نہ ادھار۔

## ابن عربیؒ۔ رومیؒ۔ جامیؒ

ابن عربیؒ۔ رومیؒ۔ جامیؒ وغیرہ کے کلمات اس توحید میں مشتبہ ہیں اس لیے بعض لوگ ان کے حق میں اچھا اعتقاد رکھتے ہیں بعض بُرا۔ ابن تیمیہ وغیرہ ابن عربیؒ سے بہت بدظن ہیں اسی طرح رومیؒ، جامیؒ کو کئی علماء بُرا کہتے ہیں مگر جب ان کا کلام محتمل ہے جیسے جامیؒ کا کلام نقل ہو چکا ہے وہ درحقیقت ابن عربیؒ کا ہے کیونکہ ابن عربیؒ کی کتاب عوارف المعارف سے ماخوذ ہے تو پھر ان کے حق میں سُوءِ ظنی ٹھیک نہیں اس طرح رومیؒ کو خیال کر لینا چاہیے مثلاً مولانا رومؒ کا یہ کہنا ہر شئی میں (حق) ہے یعنی خدا ہے یہ ٹھیک نہیں کیونکہ قرآن و حدیث میں ہے کہ اللہ عرش پر ہے ہاں اگر حق سے مراد یہ ہو جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی طرف مندرجہ آیت میں اشارہ ہے تو پھر ہر شئی میں حق کا ہونا ٹھیک ہے۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ ہم نے آسمان زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے یعنی ان اشیاء کی پیدائش لغو نہیں بلکہ کسی فائدے کے لیے ہے یا یہ اشیاء وہم اور خیال نہیں جیسا گمراہ فرقے سوفسطائیہ کا مذہب ہے بلکہ یہ سچ مچ ہے۔ اور ہر شئی اپنے اندر ایک حقیقت رکھتی ہے۔ غرض حتی الوسیع فتویٰ میں احتیاط چاہیئے۔ خاص کر جب وہ گزر چکے اور ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہو چکا اب کریدکی کیا ضرورت؟ بلکہ صرف اس آیت پر کفایت کرنی چاہیئے۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ اصل یہ ہے کہ ان صوفیوں کے اقوال کا صحیح مطلب بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی جو لوگ غلط مطلب یہ لے کر استدلال کرتے ہیں تو اس پر علماء فتویٰ لگاتے ہیں اگر اُن کے کلام کا صحیح مطلب اُن کے مقام عقیدہ کے مطابق لیا جائے تو کوئی فتویٰ نہیں لگ سکتا۔

## شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کی تعریف:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اُس کے بعد خیر قرون میں شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت وغیرہ اصطلاحیں نہیں تھیں۔ صوفیائے کرام نے تہذیب الاخلاق یعنی علم تصوف میں سلوک عبد کے درجات ظاہر کرنے کی غرض سے یہ الفاظ مقرر کیے۔ مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۔ شریعت : عقائد اور ظاہری احکام کا نام رکھا جیسے نماز۔ روزہ وغیرہ۔
۲۔ طریقت : ان پر عمل کرنے میں ریاضت اور مجاہدہ نفس کرنا اپنے اندر اخلاص اور للّٰہیت پیدا کرنا۔
۳۔ حقیقت : ان کے اسرار پر مطلع ہو کر اپنا عمل اس کے مطابق کرنا جیسے شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں ان احکام کے اسرار لکھے یا نفس اور دل کے امراض پر مطلع ہو کر ہر ایک مرض کا مناسب علاج کرنا اور باطنی صحت کو قائم رکھنے کے اسباب پیدا کرنا۔
۴۔ معرفت : کشف اور مراقبہ کی حالت ہے جو یقین اور اطمینان قلبی کا اعلیٰ مقام ہے اس وقت اللہ کے سوا کسی شئی کی طرف نظر نہیں رہتی اور ذکر الٰہی میں وہ حلاوت اور لذت پاتا ہے کہ کوئی لذت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ ذکر الٰہی ایک طرح سے اس کی غذا ہو جاتا ہے جس کے بغیر اس کی زندگی مشکل ہے۔

## موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام

خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو شروع ہی میں کہہ دیا تھا کہ جو کام میں کروں گا اس کی وجہ میں خود ہی بیان کروں گا۔ تم سوال نہ کرنا جس سے خضرؑ کا مطلب یہ تھا کہ میرا کام شرع کے خلاف نہیں سبب سے ناواقفی کی بنا پر تم اعتراض نہ کرنا میں خود ہی تمہاری تسلی کروں گا لیکن موسیٰ سے پہلی دفعہ اعتراض نسیاناً ہوا پھر آپ نے دیکھا کہ میں اس علم سے کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا اس لیے جدائی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شرط وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی پرواہ نہیں کی بہر صورت خضر علیہ السلام نے جو کچھ کیا شرع کے تحت کیا اس سے طریقت کا شرع کے خلاف ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ خضر علیہ السلام کا یہ قول جس کا مطلب یہ ہے کہ تم اعتراض نہ کرنا میں تمہاری تسلی کر دوں گا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کوئی کتنا بڑا ہو شرع کی مخالفت کرنے کا مجاز نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ اہلحدیث مجتہد العصر ماہر اسرار شریعت و طریقت مولانا حافظ عبداللہ روپڑیؒ) پس قارئین سے التماس ہے کہ بنظر انصاف پڑھیں گے تو ان اضافات کو مفید پائیں گے اور کئی علمی فوائد حاصل ہونگے۔

حُبِّ درویشاں کلید جنت ہے ۔۔۔ دشمن ایشاں سزائے لعنت است

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ ۔۔۔ لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

فَتَشَبَّهُوْا اِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا مِثْلَهُمْ ۔۔۔ اِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْکِرَامِ کِرَامٌ

اصطلاحات صوفیہ کا مطلب۔

**فنا فی الشیخ** صوفیاء کی اصطلاح میں فنا فی الشیخ کے معنی ہیں شیخ کی محبت کامل۔

**فنا فی الرسول** کے معنی ہیں کامل محبت اور اتباع رسول یہاں تک کہ اپنی کوئی اُمنگ خلاف سنت نہ ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنی کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک اس کی دلی خواہش اور امنگ میری تعلیم کے ماتحت نہ ہو۔ یہی مضمون مولوی رومؒ کی مثنوی کے اس شعر میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تا ہوئی تازہ است ایماں تازہ نیست　　کایں ہوئی جز قفل آں دروازہ نیست

یعنی جب تک انسان کی اپنی خواہش زندہ ہے ایمان مردہ ہے کیونکہ یہ خواہش ایمان کے لیے بمنزلہ قفل کے ہے۔

پس محبت شیخ اور محبت رسول درحقیقت اصل مقصود تعلق باللہ اور تبتل الی اللہ کے لیے تمہید ہے۔

**فنا فی اللہ** تعلق بالالوہیت کا نام ہے فنا فی اللہ یعنی پہلے درجہ میں مرید اپنے شیخ کو صرف اُستاد جانتا ہے جیسے طفل مکتب اپنے معلم کو دوسرے درجے میں رسول کو بطور ہادی دیکھتا ہے آخری درجہ میں خدا کو بحیثیت معبود کے دیکھتا ہے اس لیے اس درجہ میں نہ کوئی دوسری چیز اس کے مساوی ہو سکتی ہے نہ ہی اس سے بلند۔

دوسری تشریح جو آجکل کے گمراہ صوفی کرتے ہیں وہ سراسر محل اعتراض ہے یعنی شیخ کا تصور سامنے رکھے اس کی اتنی مشق کرے کہ جدھر نظر کرے شیخ کی شکل سامنے ہو اس کے بعد رسول سے بھی یہی برتاؤ کرے پھر ترقی کر کے اس درجہ پر پہنچے کہ خدا کو ہر طرف دیکھے اور اس کی زبان سے صحیح طور پر یہ مصرعہ نکلے۔

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تُو ہی تُو ہے

یہ تشریح سراسر اسلام کے خلاف ہے اعاذنا اللہ منہ

(فتاوی ثنائیہ عارف باللہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ)

**تصوّف کی تعریف** خلاصہ تصوّف کا یہ ہے کہ بندے کو خدا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محبت اور الفت پیدا ہو اور خدا کا خیال ہر وقت بندے کے دل میں رہے تو اعلیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ بندہ خدا کی ذات کے تصور میں ایسا غرق ہو جائے کہ سوائے خدا کے کچھ نظر نہ آئے گو ظاہری آنکھوں سے دنیا کی چیزیں دیکھے اور کانوں سے سُنے پر جب دل خدا سے لگا ہے تو آنکھ اور کان مُردے کی آنکھ اور کان کی طرح کھلے ہیں آنکھ دیکھتی ہے کان سُنتا ہے مگر دھیان اور لَو مولیٰ کی ہے اس کو وَحدَۃُ الشُّھود کہتے ہیں جو اعلیٰ درجے کے عارفوں فقیروں اور صوفیوں اور خدا کے پاک بندوں کو حاصل ہوتا ہے ۔

**معرفت کا معنیٰ** کسی چیز کو بھولنے کے بعد پھر پہچان لینا اسی لیے اللہ تعالیٰ کو عالم کہا جاتا ہے عارف نہیں کہا جاتا فَافْهَمْ وَخُذْ هٰذَا اِنَّهٗ دَقِيْقٌ جِدًّا ۔

**واحد** : ا۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے کبھی اس کے معنیٰ ہوتے ہیں جو چیز مقداری نہ ہو اپنے اندر کمیت نہ رکھتی ہو۔ قابل قسمت نہ ہو اس معنی سے کئی ایک اشیاء پر لفظ واحد کا اطلاق ہو سکتا ہے مثلاً علم۔ شجاعت، بزدلی۔ غمی۔ خوشی وغیرہ ۔

۲۔ جو چیزیں نہ اجسام ہیں نہ اجسام کے ساتھ قائم ہیں اس معنی کے لحاظ سے وہ واحد کہلاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس معنی کے مطابق واحد ہے کیونکہ اس میں کمیت ہے نہ مقدار نہ یہ جسم ہے نہ عرض ۔

۳۔ واحد کے معنی کبھی یہ ہوتے ہیں کہ وہ چیز جس کے ہم مرتبہ اور کوئی چیز نہ ہو آفتاب کو اس معنی میں واحد کہہ سکتے ہیں اور بھی جو چیزیں کسی کسی کمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں یکتا ہیں واحد کا لفظ ان پر بولا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس معنی میں واحد ہے کیونکہ نہ اس کی کوئی ضد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ۔

(ماخوذ از علم کلام امام غزالیؒ)

## شیخ کی تین اقسام ہیں :

۱۔ شیخ کامل ۔ خود کامل ہوتا ہے مگر دوسروں کو کامل نہیں بنا سکتا گو ابتدائی تعلیم دے سکتا ہے ۔

۲۔ شیخ مکمل ۔ خود بھی کامل ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی کامل بنا دیتا ہے یہ ابوالحال ہوتا ہے ۔

۳۔ شیخ اکمل ۔ خود بھی کامل دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہے مگر بناتا نہیں کیونکہ مغلوب الحال ہوتا ہے اپنے سے ہی فرصت نہیں پاتا جو دوسروں کی طرف متوجہ ہو ۔

## شیخ کے تین حقوق :

۱۔ اعتقاد ۲۔ اعتماد ۳۔ انقیاد

## حصول فیض کے تین اصول :

۱۔ عقیدت ۲۔ ادب و احترام ۳۔ اطاعت

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ادارہ کی اہم مطبوعات

- افادات ثنائیہ
- اسلامی توحید
- اصلاح عقیدہ
- قرآنی درس توحید
- دانا کون؟
- مسنون درود وسلام
- پیارے رسولﷺ کی پیاری دُعائیں
- قرۃ عینی فی الصلوٰۃ
- احکام ومسائل رمضان المبارک
- احکام ومسائل عید الاضحیٰ
- مسائل زکوٰۃ
- تعلیم الحج
- نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا
- فاتحہ خلف الامام
- آمین بالجہر
- رفع الیدین
- عید میلاد النبیﷺ کی شرعی حیثیت
- مذہبی فرقہ پرستی اور اسلام
- فرمودات شیخ عبد القادر جیلانیؒ
- میت کے گھر کا کھانا
- زیارت القبور
- ضرب محمدی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# اگر آپ

قرآن مجید اور احادیث نبوی کا مطالعہ اور مختلف مذاہب کی حقیقت دین اسلام کے اصل خدوخال سے آشنائی کفر و شرک، الحاد کے خلاف جہاد اور مختلف موضوعات پر اسلامی کتب کا مطالعہ چاہتے ہیں تو ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ سنت نگر لاہور ممکنہ حد تک آپ سے تعاون کر سکتا ہے۔

## مفت ملنے کے پتے

- ڈاکٹر محمد احمد ممتاز۔ ممتاز میڈیکل سٹور 12- ریلوے روڈ لاہور
- فاروق علی خاں شیروانی۔ 96 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور
- حاجی محمد افضل۔ صفر ٹی بی آر سول 1282۔ شیشہ موتی بازار لاہور
- محمد یونس خلیق۔ 73- کبازی مارکیٹ بلال گنج لاہور
- ملک نصیر احمد۔ ملک ویڈنگ سٹور صفیر سینما روڈ تاج پورہ لاہور
- محمد خالد۔ خالد چینٹ ہاؤس مین بازار بھلوال

## بذریعہ ڈاک حاصل کرنے کا پتہ

- شیخ محمد ادریس ناظم تبلیغ

ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ

21- جمال پاک آؤٹ مال روڈ سنت نگر لاہور